

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_224698**

UNIVERSAL  
LIBRARY









بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# گفتگوئے یومیہ در زبان فارسی

## در نھیص سن و سال

<p>محمود - او شش ماہہ است          احمد - بیارید تا اورا ماچ          کنسم پ          محمود - این وقت او تو شہ          منو خوا بیدہ پ          احمد - عمر پدرتان چند</p>	<p>احمد - آقا محمود! عمر شما          چند است ؟          محمود - دوازده سال          (عمرم دوازده سال است)          احمد - برادر کوچک شما چند          سال است ؟ (چند سال عمر دارد)</p>
---	---

ماچ - بوسہ چوہا - بوسہ لینا پ  
 اندر - در میان  
 پنچ - میں پ  
 نگوڑا - ہندو لا پ

۲۹۱۵

۲۱۳۵

CHECKED 1956

محمود - شوہر ش است  
 احمد - غالباً عمر ش شصت  
 ہست -  
 محمود - از شصت سال ہم  
 زیاد تراست -  
 احمد - مگر از پنہ اش معلوم  
 مے شود کہ تن و سالش از پنجاہ  
 ہم کم تراست -  
 محمود - بلے خیلے تن -  
 و گرون قوی دارد -  
 احمد - شمانیلے نحیف الجثہ  
 ولا غرہ مستید -

سال است -  
 محمود - سی سال ۶۰  
 احمد - شما از من جوان ترید  
 محمود - بلے من در عمر  
 از شما کوچک تر م -  
 احمد - گویا کہ برادر کوچک  
 من ہم از شما بزرگتر باشد -  
 محمود - نہ خیر - تقریباً عمر  
 ماں برابر است -  
 احمد - این پیرہ زن کہ جلو  
 شمانشستہ است چند سالہ است  
 محمود - این مانا چہ پنجاہ

Checked 1969

موسم

طاہر ویری - خلیل اما!

سال عمر دارد -  
 احمد - این پیرہ دساں خودہ  
 با او چہ نسبتے دارد -

لہ مانا چہ - دائی - قابله - بچے جنانے والی - کلن نبیہ - جتہ جسامت  
 کاٹھی - جوڑ بند - ترکیب اعضا

امروز ہوا چگونہ است۔

خلیل اتا۔ امروز ہوا معتدل است

نہ گرم است نہ سرد۔

طاہر ویرومی۔ پیریز روز ہوا

خیلے گرم بود۔

خلیل اتا۔ از شدت گرما پیریز

باد بیزن تو سے دستم بود۔

طاہر ویرومی۔ من ہم تمام روز

خیلے عرت مے کردم۔

خلیل اتا۔ مگر از وی شب ہوا

قدرے خنکی گرفت است۔

طاہر ویرومی۔ اول شب گرم بود

اما آخر شب باو خنکے مے آمد۔

خلیل اتا۔ پناہ بخدا تابستان

ہندو کو نہ جہنم است از حرارت مغز

انسان در سرش مے جو شد۔

طاہر ویرومی۔ بیاید موسم

گر مارا در شملہ ہسرتیم۔

خلیل اتا۔ ییلاق ہندوستان

بہر شملہ و منصور می ویننی تال

است۔

طاہر ویرومی۔ ہمہ ہندوستان

قشلاق است۔ محل ییلاقش

بجا است۔

خلیل اتا۔ پیریز آفتاب خوبے

بود امروز مگہ غلیظے است۔

طاہر ویرومی۔ شب ہم

مہ دقیقے بود۔ ہم اسرا

لے باو بیزن۔ پکنا مے قشلاق۔ مزی کے موسم میں ہے کا مقام گریوں میں ہنے کی جگہ کو ییلاق

لکھے ہیں کہ آفتاب خوبے بود یعنی دھوپ چھپی تھی کہ نہ۔ کبر۔ کبر غلطت ایر اور سردی

کی شدت سے جو دھواں سا گھٹ جاتا ہے اس کو دو ما بھی کہتے ہیں۔

<p>زستان تا بستان بہار۔ پائزلے          طائر ویرومی۔ ہندوستان          اگرچہ بہار نہ دارد۔ مگر اس موسم          بارش ہم کمتر از بہانست۔          خلیل اتما۔ بہ بہ چہ بادِ ملائم و خشک          مے آید کہ دماغ آدم را چاق مے کند          طائر ویرومی۔ امروز ہوا خیلے          خشک است۔ آب یخ بستہ است۔          خلیل اتما۔ بلے از برکت          زمستان است۔          طائر ویرومی۔ خشکی بجان من بدی          چسپد بیا مید کہ از کوہ پائیں برویم۔          خلیل اتما۔ امشب بواسطہ سرما          کسے نخے تو اند حرکت بکند۔</p>	<p>خلیل اتما۔ آیا ہوا باز شد؟          طائر ویرومی۔ ہوا ابر و مستعد          باران است۔          خلیل اتما۔ آیا ہوا چالت باران دارد          طائر ویرومی۔ نم نم مے بارو          برق ہم میزند۔ رعد ہم مے غوغا مے          خلیل اتما۔ فصل عوض شد است۔          طائر ویرومی۔ موسم بارش است          ہوا رطوبت دارد۔          خلیل اتما۔ بلے موسم بارش          ہندستان بہار ہندستان است          طائر ویرومی۔ ہندوستان بہ          فصل دارد۔ سرما۔ گرما۔ بارش۔          خلیل اتما۔ ایران چہا تا فصل دارد</p>
<p>لے ہوا باز شد یعنی ابر کھل گیا تے پھیوں پھیوں میندہ برستا ہے یا میندھ کی چھہار پڑ رہی ہے۔          تے سجائی کو نہ رہی ہے لے بادل گرج رہا ہے شہ موسم بدل گیا ہے لے پائزلے کو خزاں اور          خریف بھی کہتے ہیں۔ عربی میں ان چار فصلوں کے یہ نام ہیں۔ شتا۔ صیف۔ ربیع۔ خریف۔</p>	

<p>مونس۔ پارسال پیراسال  نرخ غلہ خیلے گراں بود۔ ہشت  سیریک روپیہ۔  انیس۔ امسال چہ طور است  مونس۔ امسال بفضل خدا  ارزان است۔ بیست سیر  یک روپیہ۔</p>	<p>طاہر و یرودی۔ مردم از شدت ہوا  ہمہ آفسودہ و بیکار مانده اند۔  خلیل آتا۔ امروز در روزنامہ  خواندم کہ در شملہ خیلے ہرن  افتادہ است۔  طاہر و یرودی۔ من ہسم  شنیدہ ام کہ دریں نزدیکہ آگرگ  افتادہ است۔</p>
<p>انیس۔ پرتی شب مرا بایکے  ازار باہا اتفاق صحبت افتاد  میگفت کہ در بلوکات مالیت  و پنج سیر بفروش مے رسد۔  مونس۔ پیر روز بندہ بگمت  سعالہ دریکے از دہات رفتہ بوم  لیکن معلوم شد کہ از بیست  و دو سیر زیادہ تر نیست کہ</p>	<p>خلیل آتا۔ امروز با و بطولے  شدید است کہ تجیر با و چادر ہارا  از پادری آرد کہ  زمانہ  انیس۔ آقا مونس ادیں  شہر پارسال نرخ گندم چہ بود؟</p>

لے بچرفات لے چادر۔ خیمہ۔ لے ارباب زمیندار۔ جاگیردار  
تعلقہ دار۔ مالگزار لے بلوکات۔ ضلع۔ علاقہ۔ پرکنہ۔ محال۔

<p>پس فردا۔ اگر قدسے ویر شد  پس ترفروا خواہد رسید۔  انیس شاد دریں ہفتہ چند  من غلہ فرستادہ آید؟  مونس۔ ہزار من نخود و ہزار  من زرت فرستادہ ام۔  انیس۔ در بارہ گزشتہ ہم  چیزے فرستادہ بودید؟  مونس۔ خیر چیزے نہ  فرستادہ بودیم۔  انیس۔ در ماہ آئندہ  ہم چیزے خواہید فرستاد؟  مونس۔ انشاء اللہ بقدر  دو ہزار من زرت خواہیم فرستاد۔</p> <p style="text-align: center;"><b>اقربا</b></p> <p>میرزا کوچک۔ السلام علیکم</p>	<p>انیس مے گویند کہ شنب  از کلکتہ تلغراف زدہ بودند۔ کہ  دو لیست ہزار کن گندم وہیں قدر  برنج خریدہ باید فرستاد۔  مونس۔ ہمیں سبب است کہ از  دیروز پنج گندم و برنج و نخود  دو زرت و از زن قدرے گراں تر  شد است۔  انیس۔ امروز لنگہائے گندم  و برنجے کہ شما خریدہ آید۔ شاید  فردا بدہلی خواہید فرستاد۔  مونس۔ نہ خیر۔ اشبہ ایم  فرستاد۔  انیس۔ البتہ در چار پنج  روز خواہد رسید۔  مونس۔ انشاء اللہ فردا یا</p>
--	---

۱۵ زرت۔ جوار ۱۵ لنگو گھڑی۔ گرن۔ بوری۔

آقا

میرزا کو چک - خواہر شما  
 از شما کو چک تراست ؟  
 حسن افندی - خیرہ سال  
 بزرگ تراست -  
 میرزا کو چک - این جوان  
 خوش گل کہ پشت مشما ایستادہ  
 است - باشما چہ قرابت دارو  
 حسن افندی - این برادر  
 رضا عے من است -  
 میرزا کو چک آیا این  
 آقا زادہ کہ جلو شما بازی میکند  
 پسر شماست ؟  
 حسن افندی - این نوادہ  
 من است -  
 میرزا کو چک - نوادہ پسر  
 یا نوادہ دختر می ؟

حسن افندی - وعلیکم السلام  
 سرکار میرزا -  
 میرزا کو چک - ہمہ  
 خویشان از کو چک و بزرگ  
 سالمند ؟  
 حسن افندی - ہمہ دعاگو  
 ہستند -  
 میرزا کو چک - وابتدگان  
 شما اینجا ہستند -  
 حسن افندی - از برائے  
 عروسے برادرم بکلکتہ رفتہ اند -  
 میرزا کو چک - شما چند  
 تا برادر دارید ؟  
 حسن افندی - ماسہ برادر  
 ہستیم و یک خواہر -

۱۔ آقا فارسی میں بزرگ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے ۲۔ وابتدگان شمارا بنیعیال  
 ۳۔ برادر رضاعی دودھ شریک بھائی ۴۔ نوادہ پسر یا نوادہ دختر می نواسہ

<p>میرزا کوچک - آیا او اہلخانہ را ہم ہمراہ دارد؟ حسن افندی - بلے او ہما بخا از او ولد کردہ است زند بچہ و زند گئے او ہما بخاست - میرزا کوچک - آقاوائے شما حالا در کجا مے ماند؟ حسن افندی - خانہ پذیرش مے ماند میرزا کوچک - آیا خلیل باشا عمومے حقیقی شماسست؟ حسن افندی - نہ خیر عمومے غیر حقیقی است میرزا کوچک - بگزن او وفات کرده است؟</p>	<p>حسن افندی - ایس نوہ پسے من است - میرزا کوچک - این بچہ دیگر کہ با او بازی مے کند کدام کس است؟ حسن افندی - این سہ خواندہ من است - میرزا کوچک - احمد بیگ باشا چہ خویشی دارد؟ حسن افندی - او برادر زن من است - میرزا کوچک - او حالا در کجا است؟ حسن افندی - او در شہر سورت است</p>
--	---

لے نوہ او زوادہ کے یک من ہیں لے بر خواندہ نیمہ بر لایبیا لے براہ بزین جس روہ سالانہ  
اہلخانہ - اہل خیال سے زاہ و ولد کردہ جن بیارہ رہتا جوین زن زندگی - گھراہ - بال بچے -  
مجاورہ چہ آقاوائی ناموں لے پزن سہ سرانہ عمومے غیر حقیقی - رشتہ کاچی حقیقی چائے سہ

<p>حسن افندی - باپس من خالہ من - میرزا کوچک - خالوے شما چہ کارہ است؟ حسن افندی - مدیر روزنامہ است - میرزا کوچک - آیا او ارہاش ہیں جاست - حسن افندی - بلے ہیں جاست میرزا کوچک - خودش در کجاست - حسن افندی - پیش پدر من بہ کلکتہ رفتہ است میرزا کوچک - از انجامزد ہم برے گردو یا نیر؟ حسن افندی - تاکہ</p>	<p>حسن افندی - زن عمو و عمہ من ہر دو پار سال یک مرتبہ وفات کردند - میرزا کوچک - شوہر عمہ شما ہنوز زندہ است؟ حسن افندی - بلے ہنوز زندہ است - میرزا کوچک - چندتا پسر دارو؟ حسن افندی - دو باپسر و یک دختر؟ میرزا کوچک - آیا دخترش را عروسی کردہ است؟ حسن افندی - بلے میرزا کوچک - باکہ عروسی کردہ؟</p>
<p>لے میرزا اوٹیر لے روزنامہ - گزشتہ یعنی انبار کا ہتم ہر لے ادارہ دفتر - محکمہ کارخانہ</p>	

چند تازن وارو۔	دیگر برے گرو۔
حسن افندی۔ دو تازن اڑ	میرزا کوچک۔ پدر شہما آبخا
یکے باورن و دیگر ماد را ندر من	چہ کارے کند؟
میرزا کوچک۔ پدر شہما از ما و	حسن افندی۔ پرستاری
اندر شہما ہم اولاد وارو یا خبر؟	حال جد من مے کند۔
حسن افندی۔ یک پسر	میرزا کوچک۔ آیا جد شہما
و دو تا دختر وارو۔	تا حال در قید حیات است
میرزا کوچک۔ خواہر اندر	حسن افندی۔ بفضیل خدا
شہما از شہما بزرگ تر است یا کوچکتر؟	جد و جدہ من ہر دو حیات دارند
حسن افندی۔ از من	میرزا کوچک۔ جد شہما برے
کوچک تر است	مادر شہما چیرے سوغات فرستادہ
میرزا کوچک۔ پدر شہما خواہر	است؟
اندر شہما عوسی کردہ است؟	حسن افندی۔ بہت
حسن افندی۔ خیر ہنوز	مادر اندر من دست بند طلا
نہ کردہ است۔	فرستادہ است۔
میرزا کوچک۔ آیا نامزد شہ	میرزا کوچک۔ پدر شہما

۱۔ مادر اندر۔ سوتیلی ماں لکہ خواہر اندر سوتیلی بہن لکہ نامزد کردن۔ منگنی کرنا۔ نامزد منگیتر

<p>میرزا کوچک - چرا؟          حسن افندی - اوسرے          حرفے با برادر مول تنگ شد          میرزا کوچک آیا برادر شما          و پسر عموئے شما با ہم ہر لفظ          ہستند؟          حسن افندی بے ہر لفظ          ہستند۔</p>	<p>ہم نہ کردہ است۔          حسن افندی بے نامزدش          کردہ است۔          میرزا کوچک - باکہ نامزدش          کردہ است۔          حسن افندی - با پسر خالہ          من۔</p>
<p>میرزا کوچک شوہر خواہ          شما از برائے خواہر شما چه سوغات          آورده است؟          حسن افندی بخت با بچہ          لچک و بخت نہ نہ جانم دستمال          ایشیمی آورده است۔          میرزا کوچک - آیا ایہ</p>	<p>میرزا کوچک - شما این بچک          را بخت کہ خریدہ اید؟          حسن افندی بخت زن          برادر کوچک خود خریدہ ام۔          میرزا کوچک - پدرانہ نش          چیزے سوغات از برائے داماد          خود فرستادہ است؟          حسن افندی - ہیچ</p>

لے پدرانہ سوتیلا باپ لے ہر لفظ شوہر لفظ ہے لے باجی - بہن  
 لے نہ - ماں بسبب بخت کے بہن کو باجی اور ماں کو نہ نہ کہتے ہیں۔

حسن افندی - فی امان اللہ

وہ بروید

## میراق زمانہ

مہدی - این خواہر شیاق

بستہ کہ مے آید کیست ؟

انور - زن خواہر زادہ من است

مہدی - خواہر زادہ شما

از برلے اوچہ سوغات از دہلی

فرستادہ است ؟

انور - از برلے اوچک

پولک دوز فرستادہ است -

مہدی - شما این بچک

تور سفید از برلے کہ خریدہ آید ؟

انور - از برلے جہدہ خود خریدہ ام

میراق زمانہ را ہم آورہ است

حسن افندی - خیر این

رایکے از خویشاوند من بجهت

خواہر رضا عئے من آورده

است -

میرزا کوچک این خویش

شما با او چه نسبت دارد ؟

حسن افندی - میان

شان خویشی زن دشوہری است

میرزا کوچک - امر دین

جناب عالی را خیلے رحمت ام

حسن افندی - ز رحمتے

نیست - راحت است

میرزا کوچک - اکنون از

خدمت شما مخلصے شوم -

میراق زمانہ عورتو نکالبا من در راکی آرائش کا سامان مثل زیور وغیرہ لہ شیاق - ستر بھینے  
کار دانی سکے وہ بروید اہل زبان کا محاورہ ہے اچھا جاؤ لکھ بچک - دوپٹہ پولک دوز  
ساکے کا ٹکاجو دوپٹہ ہے نور سفید سفید جانی کا کپڑا - جالی بوٹ - پلوٹ جالی - باہرست  
بہنی جالی - جان -

انور۔ میں حلقہ ہائے رنگت  
وانگشتہ طلا را از برائے دختر خالہ  
خود خریدہ ام۔

مہدی۔ خالوئے شما بخت  
خالہ شما چہ تحفہ آورده است  
انور۔ خالوئے ما از برائے خالہ  
ما لنگوٹے طلا دوست بند آورده است

مہدی۔ داماد شما از برائے  
دختر ماں چہ فرمایش داده است؟  
انور۔ از برائے او پارسیب  
طلا و خطمال نقرہ فرمایش داده است  
مہدی شما۔ میں گرون بند

از برائے کہ ساخته اید؟  
انور۔ ما میں گرون بند

مہدی۔ از برائے ماورزن  
خود چہ خریدہ اید؟

انور۔ بخت او پچکے مال  
برنجک خریدہ ام۔

مہدی۔ شما و اسہ زن برادر  
ماں چہ تحفہ فرستاده اید؟

انور۔ از برائے او پچکے  
مفتول دوز فرستاده ام۔

مہدی۔ پسر خالہ شما و اسہ  
نامزدش چہ سوغات فرستاده است

انور۔ از برائے او کچھ دماغ  
فرستاده است۔

مہدی۔ شما میں حلقہ ہائے  
انگشت از برائے کہ خریدہ اید؟

لہ پچکے مال برنجک گلج کا دو پیٹ لہ پچکے مفتول دوز۔ دو پیٹے کلا توئی پچکے لگا ہو دو پیٹ  
لہ کچھ دماغ۔ نا ک کچھوں۔ توگا، کہ حلقہ ہائے انگشت۔ انگلیوں کے چھ لہ انسا و کلابی  
چڑیاں لہ بند کنگن لہ گرون بند۔ ہکنو چمپا کلی۔ دگدگی۔

و این گوشوار از برائے خواہر ضاع  
نمود ساخته ایم۔

مہدی شما این چارقہ  
چلواری بجهت کہ دوختہ ایر؟  
انورہ بجهت جدہ خودوختہ

## مخرید و فروش

کلب عابد۔ عابد قلی؟  
عابد قلی۔ بے آقا!  
کلب عابد۔ پاشو تا بریم

بازار۔

عابد قلی۔ مگر چیزے میخواید

بخرید؟

کلب عابد۔ یک توپ  
اطلس و یک طاقہ ماہوت را

مے خواہیم۔ بخریم۔  
عابد قلی۔ امروز عید است  
اہل بازار دکانہا را تختہ کرده  
بہ نماز رفتہ اند۔

کلب عابد۔ خیلے وقت  
است کہ مردم از نماز فارغ شدہ  
اند۔ تو دواں دواں باشاب  
برو و ببین کہ کسے دکان دا  
کرده است باخبر۔

عابد قلی۔ فقط خواجه  
الماس بزاز دکان چیدہ است  
کلب عابد۔ دکان خواجه  
الماس در کجاست؟

عابد قلی۔ پائے پل مسجد  
شارہی۔ دم دروازہ بزرگ

نہ چارقد۔ چادر نہ چلواری لٹھایا غاصایا کرک لٹھ پاشو کھڑا ہونے توپ۔  
تھان کپڑے کاٹے پانچینے کے نیچے کا عاؤز نیچے کے معنی میں نہ دم پر تریب۔ پاس  
متصل۔ برابر۔

خوب است۔ انشاء اللہ بیچ ناخوشی نباشد۔	متصل دہنہ چار سو ق۔ کلب عابد۔ از نیجاتا آنجا چہ قدر مسافت است۔
کلب عابد۔ اکبر اللہ احوال من۔ خوب است احوال جناب شما چہ طور است حالت بازار تان چگونه است؟ خواجہ الماس خیلے خوب است۔	عابد قلی۔ چار تیر پرتاب است۔ کلب عابد۔ بر خیز دکانش را بن نشان بدہ۔ عابد قلی۔ این است دکان خواجہ الماس۔ کلب عابد۔ سلام علیکم خواجہ صاحب۔
توان خوب است۔ خواجہ الماس مشتری مجال نئے دہد۔ ازیں سرے آرم ازاں سرے برند۔ کلب عابد۔ خدا برکت دہد۔ مال کہ خوب شد۔ بازار کساد نئے شود۔ خواجہ الماس من بال	خواجہ الماس۔ وعلیک السلام آقا! قدم بر چشم۔ بسم اللہ بفرماید بالا فرمایش بفرماید۔ کلب عابد۔ چشم شما روشن کر۔ خواجہ الماس۔ احوال شما

<p>دارو دکان نے کتم۔</p> <p>کلب عابد۔ بے مال</p> <p>خوب بیج جابند نے ماند۔</p> <p>خواجہ الماس۔ من</p> <p>اسال مال کشمیر آوردہ بودم۔</p> <p>ہمہ اش بفروش رسیده است</p> <p>کلب عابد۔ مال کشمیر خیلے</p> <p>آب بردار است۔</p> <p>خواجہ الماس بے اگر</p> <p>شترمی باشد۔ یک برودہ</p> <p>منفعت مے کند۔</p> <p>کلب عابد۔ دریں لنگھا</p> <p>چہ چیز است ؟</p> <p>خواجہ الماس بڑیں</p> <p>لنگھا مال کشمیر است۔</p> <p>کلب عابد این مال را</p>	<p>کے آوردہ اید ؟</p> <p>خواجہ الماس۔ تازہ امروز</p> <p>آوردہ ام۔ سردکان چیدہ ام۔</p> <p>کلب عابد۔ ماہم از شما</p> <p>یک پتو مے خریم۔</p> <p>خواجہ الماس۔ ہرچہ میل</p> <p>مان باشد۔ خرید بکنید۔ دکان</p> <p>دکان شاست۔</p> <p>کلب عابد۔ یک توپ</p> <p>چیت قلکار ہم با نشان بہرید</p> <p>خواجہ الماس۔ بہ بینید</p> <p>ایں دو طاقہ ماہوت چہ قدر</p> <p>قشنگ است۔ قماشش را</p> <p>ملاحظہ کنید۔</p> <p>کلب عابد۔ ما ازین قدے</p> <p>بہتر مے خواہیم۔</p>
--	---

لے آب بردار۔ بانفعت لے توپو لے سنگ۔ خوبص۔ خوش نما۔

خواجہ الماس - دریں  
نزدیکی دکان ناصر جان است  
کہ ہر چور میوہ قندھا و کشمیر  
تازہ آورہ سردکان چیدہ  
است -

کلب عابد - بہ بنیم در  
کجاست ؟

خواجہ الماس - در بازار  
دیگر پشت سرائیں دکان است  
کلب عابد - بانامر جان  
این قوطی انگور راجند میدہی ؟  
ناصر جان - بدہ آند  
مے درہم -

کلب عابد - پناہ بخدا  
خیلے گراں مے فروشی -

ناصر جان - از نہ آند

خواجہ الماس - ہمہ بازار  
را ہم بزیند - بہتر ازیں در ہیچ  
دکان پیش ہیچ کسے ہم نخواہد  
رسید -

کلب عابد - خیر ہمیں یک  
طاقہ را بدہید -

خواجہ الماس آں یکے  
دیگر رائے گیرند ؟

کلب عابد - ہمیں یک  
کفایت می کند -

خواجہ الماس - بخزید  
سبارک تان باشد - پول تان  
حلال است مان خوب ہم نمست  
تان شدہ است -

کلب عابد - خواجہ صاحب  
دکان میوہ فروشی در کجاست ؟

لے ہم زون : حوت : النائے جبر وزن کور مثل قسم طے جوڑ ہم رنگ ہم پکے قوطی قوطی قوطی قوطی  
صند و نمہ -

<p>بخرید۔ ورنہ سرکار خود بروید  <b>کلب عابد</b>۔ بابا آخر راست          بگو۔ بچند آنہ خواہی داد؟  <b>ناصر جان</b>۔ بہ ہمیں قدر          مے فروشم۔ از شمار یاد کہ مے          خواہم۔</p> <p><b>کلب عابد</b>۔ بابا ایں قدر          گراں فروشی مکن۔ اینجا کہ میگید؟  <b>ناصر جان</b>۔ نیلے مردم          بآرزو مے برند۔ یک کولہ بار          آورده بودم۔ ہمہ اش بفروش          رسیده است۔ ہمیں دو تاقے          دیگر باقی است۔</p> <p><b>کلب عابد</b>۔ ماہم بازار گرمی          مے کنی</p> <p><b>ناصر جان</b>۔ خیر ایں مال را</p>	<p>کترنے دہم۔  <b>کلب عابد</b>۔ از چار آنہ          زیادہ ارزش ندارد۔  <b>ناصر جان</b>۔ خیر بیک غاز          نے ارزد۔</p> <p><b>کلب عابد</b>۔ بیخ آنہ          مے گیری یا نہ؟  <b>ناصر جان</b>۔ جلو دکان          را بگیرد۔ عقب تر بایستید          مشتری مے آید۔ مے شود          ہنوز دست ہم نکرده ام۔</p> <p><b>کلب عابد</b>۔ بابا ایں قدر          کچ خلقی مکن۔ برائے آدم دکان را          آندی و کچ خلقی زمیند نیست  <b>ناصر جان</b>۔ بہ بخشید          نہ ہمیدم۔ اگر چیرے میخواید</p>
---	--

لہ ناز۔ ایک فرضی سکہ ہے۔ جہ حقیقت جیسے جتہ

<p>آس نشستہ دستاس میکند میرزا حیدر - مگر جو الہائے گندم و خیکہائے روغن تا حال از بازار نیا ورودہ آمد - نظر قلی - آدم بر آسیاب رفت است - ہنوز پس نیادہ است -</p>	<p>بزرور گردن کسے نے بندم - کلب عابد - حرف مرا ہم گوش کن - ناصر جان - بفرماید - کلب عابد - اگرشش آنہ مے گیری بگیر - ورنہ اختیار داری ناصر جان - خیر - بگیرد - اول دشت ہرچہ برسد رو نباید کرد</p>
<p>میرزا حیدر - آشنہ ماچہ چہ کارے کند ؟ نظر قلی - بریانی سے پتورہ میرزا حیدر - مگر تو پیش ناسبا زرقہ بودی ؟ نظر قلی - بلے زرقہ بوم چونہائے خمیر راہن کردہ در تنور مے گذاشت - میرزا حیدر - چند قسم</p>	<p>صحبت طعام میرزا حیدر - نظر قلی ! نظر قلی - بلے آقا - بہ بندہ چہ فرمایش داری ؟ میرزا حیدر - خدمت چندانے یست - برو بہیں کینز ماچہ کی کند ؟ نظر قلی - پائے دست</p>

لہ اول دشت - یعنی پہلی قیمت بوہنی لہ آشنہ - باورچی لہ چونہا - خمیر لہ کے پیرے -

<p>اسفاناخ و بقولات دیگر آورده است - میرزا حیدر - آشنیز مارا بگو کہ قبولے زردک و فسجان نیز ہیزد - نظر قلی چشم - (دریں بین سید آقا سے رسد) سید آقا - سلام علیکم میرزا حیدر! میرزا حیدر - وعلیک السلام سید آقا - خوب بوقت رسیدید ہندہ در انتظار شما بودم - سید آقا - خدا شمار را در انتظار نگزارد - سال ۱۱۰۶</p>	<p>نان فرمایش داده ؟ نظر قلی - نان سنبوسہ و نان تنک و تققان کفتم ام ہیزد - میرزا حیدر - برادر تو ہنوز سبزی پائے گوشت نیا ورده است ؟ نظر قلی - بلے آوردست مگر ویزمی را ہنوز میراجاع بارہ کرد است - میرزا حیدر - از بازار سبزی پائے گوشت چه آورده است نظر قلی - بیشنگ سبب زمینی و شنیز سبز و باقلاد ترہ</p>
<p>سبزی پائے گوشت ترکاری سے ویزمی - سس کی ایک بہت چھوٹی دیچی سے سراخاغ بار کردن چولہ پر چڑھانا کہ سبب زمینی - آلو باڑہ سے باقلا سوشی ، مٹر سے ترہ آہٹا قسم کی ترکاری سے اسفاناخ - پانک</p>	

<p>نظر قلی - آقا باقورے چائے - آب گرم و قہوہ جوش حاضر است - میرزا حیدر - چائے صاف کن و فنجان قہوہ خوری مع ٹلیکین مع و قاشق طبع کاری ہم بیار -</p>	<p>میرزا حیدر - نظر قلی! بر وقتے چائے و قورمٹی بیار و ساورہ آتش بیند از واز برے سید آقا یک قہوہ پز - سید آقا - عفو فرمایدے توانم بخورم - خشکی مے آرد - میرزا حیدر - خیر از یک فنجان چہ می شود تیرمی اندازم خشکیش رافع مے کند -</p>
<p>نظر قلی - آقا! ایں کلمہ قند ہم حاضر است - میرزا حیدر - پیالہ را بزرگ کردہ پیش روسے سید آقا بگزار نظر قلی - آقا! شیر بریزیم میرزا حیدر - بے طلفت</p>	<p>سید آقا - میل میل شماست میرزا حیدر - قند دان و چائے دان بیار - قہوہ کھ سیننی را ہم بیرون بگزار -</p>

لہ قوری - چائے دانی مے قہوہ سیننی - قہوہ کا مجمع تشری ہی مے چائے صاف کن - چائے  
صاف کرنے کی چھوٹی دستہ دار چھلنی مے فنجان - چائے کی پیالی مے ٹلیکین چائے کی پیالی  
کی چھوٹی رکابی - پرچ لہ بربز - پز - بھر کر -

سید آقا۔ بندہ بسیدگار میل  
نہ دارم۔

میرزا حیدر۔ نظر قلی !  
آب قلیان راتازہ کن وادرا  
چاق کردہ بیار۔

سید آقا۔ تندہی و تلخی  
تباکو سرم را گچ کردہ۔

میرزا حیدر۔ ایس رفیق  
شما ہم بقلیان رغبت نہ اردو؟  
سید آقا۔ بہ تمن ایرانی  
عاوت دارد۔

میرزا حیدر۔ نظر قلی !  
از تمن سرچین را چر کردہ بیار

باش۔ نبات تہ نشین نشود  
با عاشق اورا قاتی بکن۔

سید آقا۔ تو خیلہ داغ  
است۔

میرزا حیدر۔ مگر شاہ بہ قہو  
داغ عادت نہ اید؟

سید آقا۔ گوشت پائے  
و نہ انم ورم کردہ است ازیں  
جہت بہ یک یک قرت می خورم

میرزا حیدر۔ انظر قلی ااز  
برائے سید آقا قاب سیدگار

وا از برائے من قلیان نے  
بیج بیار۔ کہ دوسہ دم نہ نم

لے قاتی کردن۔ مانا جیسے کہ سرکہ ہائیر قاتی مکن یعنی سرکہ کو دودھ سے مت ملاؤ لے قرت  
گھونٹ۔ بہ یک یک قرت یعنی ایک ایک گھونٹ پیابوں تہ سیدگار تری کی۔ چرٹ کا غدس  
پسا ہوا تری کی تبا کو یہ لفظ انگریزی مگر ٹیڈ ( سے غفرس ہی۔ قاب سیدگار

رکھنے کی ڈبیا تہ قلیان نے بیج۔ چوان۔ سٹک ار قہہ سے دم کش گھونٹ

بسم اللہ نہار حاضر است۔

سید آقا۔ ہنود بہ نہار  
استہاندارم۔

میرزا حیدر۔ مگر شام صبح

چیزے خوردہ اید؟

سید آقا۔ نہ خیرین  
ناشتا از خانہ بیرون آمدہ ام

میرزا حیدر۔ این نفیق

شما ہم نہار خوردہ است؟

سید آقا۔ پیشتر از این

قدکے طعام خوردہ است۔

میرزا حیدر۔ خیر چیزے

منقل بفرمائید۔

و دودی نمودہ پیش آقا بگزار۔

مہان۔ من ہم۔ سیدگار

مے کشم۔ یک چوب کبریت فرنگی

بن عنایت فرمائید۔

میرزا حیدر۔ نظر قلی!

تھے، کبریت فرنگی بیار۔ و یک

چوبش را بیرون آوردہ در

دست بگزار۔

نظر قلی۔ آقا برائے نہار

کرہ۔ سر شیر۔ پنیر۔ تخم نمرد ہمہ

حاضر است ہر چہ میل دارید

بفرمائید۔

میرزا حیدر۔ سید آقا۔

اے چوب کبریت فرنگی۔ دیاسلانی تھے کبریت فرنگی دیاسلانی کی ڈبیائے نہار صبح کا کھانا

تھے کرہ کھن۔ مسکہ۔ تازہ گھی جونچکے دودھ سے نکالا جاتا ہے کہ سر شیر تہان۔ بالائی

تھے تخم نمرد۔ بیضہ نیم برشت اُبال کے چوائڈے تھے ناشتا از خانہ بیرون آمدہ ام

یعنی صبح گھر سے بھوکا نکلا ہوں۔

<p>با کار و جنگال نے خورید؟  سید آقا۔ ما با کار و جنگال  خوردن پسنانے کینم۔  میرزا حیدر۔ نظر قلی!  آفتابہ و لکن را پیش بیار و سفر  را پن کن۔ ثقلہ ان بکھہسم  پیش بگذار۔  نظر قلی۔ آقا معلوم کبشم؟  میرزا حیدر۔ بے۔ قاب  پلاؤ۔ زوری۔ قیمہ۔ لنگرے  برانی۔ پیالہ شوربا۔ بشقاب  کباب۔ تنگ آب۔ مکد ان  ہمہ را بیرون بیار و آتش را  در ظرف گودی بیار۔</p>	<p>سید آقا۔ اگر گندم بودادہ  باشد بمضائقہ ندارد۔  میرزا حیدر۔ نظر قلی  باشتاب برود۔ از خود بریز  قدیرے گندم بودادہ و چلو  و کشمش بیار۔  نظر قلی۔ آقا! نہار  قلیان حاضر است۔  میرزا حیدر۔ سید آقا!  برخیزید۔ پائے میز نشسته  نہار قلیان بخوریم۔  سید آقا۔ ما سفرہ نشسته  را از میز بہترے دانیم۔  میرزا حیدر۔ آیا شما</p>
<p>لے گندم بودادہ یعنی جوئے گیہوں لے خود بریز۔ بھر بھونجا لے جنگال۔ کانا۔  جنگال و کارو۔ کانا پھری لے ثندان۔ تشری جس میں ہڈیاں وغیرہ رکھی  جاتی ہیں لے بشقاب۔ چھوٹی رکابی لے تنگ کٹر صرامی۔ شیشے کی چھوٹی پالی</p>	

آش کج نشود۔  
سید آقا۔ روغن بستہ  
شد است۔  
نظر قلی۔ از برکتِ بستان  
است۔

میرزا حیدر۔ برو زغال  
رادر منقل روشن کرده اینجا  
بیار۔  
نظر قلی۔ آقا آب برن  
مے خورید ؟

میرزا حیدر۔ برو آب  
تازہ از چاہ بکش۔  
سید آقا۔ آب این  
شہر خیلے خوشگوار است کمر  
میرزا حیدر۔ در ہڈستان  
اکثر جا ہا آب گوارا است۔

نظر قلی جمعہاے الوان بخنی  
روسے سفرہ مے چیند۔ بہان  
ویز بان آستین بالا زردہ  
و دست شستہ و در سفرہ  
مے نشیند۔

میرزا حیدر۔ سید آقا!  
بورانے باونجان میل بفرمائید۔  
سید آقا۔ شما نوش جان  
بفرمائید۔ بندہ میل ندارم  
میرزا حیدر۔ شما چرا میل  
ندارید ؟

سید آقا۔ از بسکہ گرم است  
بزاج من نے سازد۔  
میرزا حیدر۔ نظر قلی!  
دورے تر چلاؤ را پیشتر بگذار  
و ملقت بائیں۔ کاسہ

بزاج مردم مسافر موافقت ندارو۔	دور تک تک جاہا میں جو رہا کہ آدمی تو اندوہن بگزارد
سید آقا۔ ہوائے ہندستان اشتہائے ما مردم رامے سوزد۔	سید آقا۔ شماروزے چند بار طعام نے خورید؟
میرزا حیدر۔ شام کم چرا مے خورید۔ چند لقمہ ہائے مردانہ بزئید۔	میرزا حیدر۔ من روزے چہار بار طعام نے خورم نہار چاشت عصرانہ۔ شام
سید آقا۔ حالاکہ از دولت شما سیر شدم۔ نعمتِ شما زیادہ باد۔	سید آقا۔ ماروزے کہ وارد ہندوستان شدیم در روز زیاد از دو بار نے تو انیم بخوریم و در ایران روزے چہار مرتبہ نے خور ویم۔
میرزا حیدر۔ این آنہ بسیار لذیذ است۔ محلل طعامش بکنید۔	میرزا حیدر۔ ہوائے ہند

لے جو رسم یعنی بعض مقامات کا پانی ایسا رکھ کر آدمی ننھ نہیں لگا سکتا لے نارسات بچے کی چھوٹی  
حاضری جسکوئی اینڈوٹ بھی کہتے ہیں لے چاشت دس بچے کی بڑی حاضری جسکو بیک فاسٹ  
کہتے ہیں لے عصرانہ دو بچے کاٹفن لے شام آٹھ بچے کا کھانا جس کو ڈنر کہتے ہیں لے  
محلل طعام کھانا کھانے کے بعد محض نفل کے طور پر کچھ کھانا

میرزا حیدر - شما گر یک  
لکھنؤ را خورده اید اگر میخوردید  
بشما معلوم می شد که ہند ہم  
کتر از ایران میوه ندارد۔

سید آقا - گر یک بہ  
طالبی ولایت پہ نسبت ندارد  
میرزا حیدر - خیر ایس  
حرفہار کنار بگزارید بفرمائید  
شما شیر چائے می خوردید؟

سید آقا - ایس قدر  
تعارف چه ضرورت است  
اگر زحمت نہ باشد

سید آقا - در ایران ہر جور  
میوہ از گیلاس و آلو بالو و ہلو تہ  
و شفا لو و انگور دگر تو ہم می  
رسد۔ و در ہند غیر از انہ  
چیزے ہم نے رسد۔

میرزا حیدر - در ہندوستان  
ہم بعض میوہ ہائے خوب مثل  
آپوز و انناس و پرتقال  
ہم می رسد۔

سید آقا - میوہ ہائے  
رسیدہ ہندوستان بہ چغالہ  
ایران نے رسد۔

لہ گیلاس ایک میوہ ہر جسکی شبیہ ناقص اس ملک میں گوندنی ہے آلو بالو۔ شاہ آلو بھی ایک  
ایک میوہ ہر جسکی شبیہ ناقص فالسہ ہے لہ بڑا ایک قسم کا شفا لو ہر جو نہایت شیریں ہوتا ہے  
لہ گردو۔ اخروٹ لہ موز کیلہ بان لہ پرتقال۔ نارنگی۔ سنگترہ۔ شترہ۔ چالہ اور چند  
ہول کچا پھل جو تازہ پھول سے ظاہر ہوا ہوتے گہک چھوٹی قسم کا خر بوزہ جیسے کہ  
لکھنؤ کا چٹلا خر بوزہ لہ طالبی ایک چھوٹی قسم کا خر بوزہ ہر جو بعینہ لکھنؤ کے پتلے کے  
مشابہ ہے۔ شاید لکھنؤ کا چٹلا طالبی کے تخم سے پیدا ہوا ہو۔

<p>رافز اموش کرده؟          رضا قلی - بلے آقا -          درس دیروزہ از یادم رفته است          ملا باقر - خیر ورق گردان          وایں سطر را بخوان -          رضا قلی ورق گردانیدہ چیزے          مے خواند مگر ہمہ اش غلط )          ملا باقر - درست بخوان          غلط بخوان -          رضا قلی - در کتاب ہیں          نوشته است -          ملا باقر - کاتب غلط نوشته          است - قلم تراش بسیار کہ          حک کنم -          رضا قلی - ایں کتاب          من قلمی نیست کہ بہ قلم تراش          حک بتوان کرد -</p>	<p>جعفر بیگ - وقتے کہ از بر          مے کنیم - پس مے وہیم -          ملا باقر - رضا قلی انو کتاب          خودت را پیش من بیا -          تا بشنوم چه مے خوانی؟          رضا قلی - چشم -          ملا باقر - کتاب خود را          واکن -          رضا قلی - جناب ایں          درس من است -          ملا باقر - در من یروزہ          خود را بخوان -          رضا قلی (ایں روآں          رو ورق ہا را گردانیدہ)          بفرمایید انخند از کجا بخوانم؟          ملا باقر - ورق ہا را چرا          مے گردانی مگردس یروزت</p>
--	---

<p>ملا باقر۔ پیشتر ہم اس فقرہ را خواندہ۔ معینش را یا ونہ گرفتی۔ رضا قلی۔ بے خواندہ ام معینش بالمرہ از یادم رفتہ است۔ ملا باقر۔ چرا آنچه خواندہ یادند اری؟ رضا قلی۔ خیر نو آموز ہستم این بار بہ بخشید۔ ملا باقر۔ مشق تو کجاست؟ رضا قلی۔ لائے مقوے گزارشتہ بودم۔ ملا باقر۔ مقوے را کجا گم کردہ؟ رضا قلی۔ در میان جزو دوم</p>	<p>ملا باقر۔ در کدام مطبع چاپ شدہ است؟ رضا قلی۔ در یکے از مطابع لاہور چاپ زدہ اند۔ ملا باقر۔ قلم بگیر و بیرون از تن در حاشیہ درست کن رضا قلی۔ جناب! ہنوز درس من روانم نشدہ است ملا باقر۔ عجب کند ذہن ہستی نئے دائم سوادت ہم روشن مے شود یا نہ رضا قلی۔ جناب! ایں چہ لفظ است؟ ملا باقر۔ ہجا کردہ بخوان رضا قلی۔ ایں فقرہ چیستی دارد؟</p>
<p>لہ بالمرہ۔ ہرگز۔ بالکل۔</p>	

<p>قیصرہ ہند است۔          رضا قلی - تصور ہائے خوب          خوب لائے اس کتاب است          ملا باقر - تو اس را در میان          جزو دانت بگذار و اس صفحہ را          خواندہ نقل بردار۔          رضا قلی - من نے تو انم          اِملار ادرست بنویسم۔          ملا باقر - آیا تو مفردات          رائے نویسی یا مرکبات را؟          رضا قلی - سن قطعات          رائے نویسیم۔</p>	<p>بود۔          ملا باقر - وگرایں چه          چیز است کہ در جزو دانت          بستہ؟          رضا قلی اس البوم          تصاویر است۔          ملا باقر - تصویر ہائے          عکسی است یا قلی است؟          رضا قلی - اس عکس          ایپرا طور جرمن است          ملا باقر - اس شبیہ          اعلیٰ حضرت ایپرا طریں تلہ</p>
---	---

اس البوم - تصویر کھنے کی کتاب - اس کو ہندی میں لہجہ ہی کہتے ہیں - یہ لفظ انگریزی  
 ایلبوم ) ہے تلہ ایپرا طور شہنشاہ سلطان یہ لفظ زبان اطالیا  
 سے عربی میں معرب ہوا ہے اصل میں ایپرا اثر ہے تلہ ایپرا طریں ملکہ  
 بزرگ شہنشاہ بیگم - لفظ بھی زبان اطالیا سے معرب ہے -

<p>بخودے کشد۔          ملا باقر۔ این را با یک          ورق کاغذ فرنج عوض کن          رضا قلی۔ بندہ این          قطعہ را بچو نوشتہ ام جناب          اصلاح بفرماید۔          ملا باقر۔ این حرف          بے قاعدہ است۔ از مرکز          دور افتادہ۔          رضا قلی۔ قلم مداد          و خط کش و مداد پاک کن          پیش من نبود کہ خط کشیدہ          مرکز ہائے این قطعہ را درست کنم۔</p>	<p>ملا باقر۔ برو تو این قطعہ را          نوشتہ بیار۔          رضا قلی۔ آیا جلی بولسیم          یا خفی؟          ملا باقر۔ تو اول جلی نوشتہ          بیار۔          رضا قلی۔ کاغذ پوست را          در خانہ فراموش کردہ ام۔          ملا باقر۔ برو از دفتر دار          یک بند قلم و یک ورق کاغذ          بگیر۔          رضا قلی۔ از دفتر وار کاغذ          گرفتہ۔ مگر ہا رہندارد۔ مرکب را</p>
<p>لے کاغذ پوست و صلی لے دفتر دار۔ دفتری۔ کاغذ رکھنے والا لے جب کاغذ میں          سیاہی پھوٹتی ہے۔ تو لکھتے ہیں۔ کاغذ مرکب رائے کشد لے قلم۔ مداد نیپل          لے خط کش۔ سطر۔ رول لے مداد پاک کن۔ رٹ۔ جس سے حرف چھیل لیتے ہیں          اور نیپل کے خط کو صاف کر دیتا ہے۔</p>	

<p>ورقہ پست مے نویسد۔  ملا باقر۔ بروصد اش کن  رضا قلی۔ میرزا جعفر!  شمارا جناب اخوند مے طلبند  میرزا جعفر۔ چشم  ملا باقر۔ میرزا جعفر!  شما ایں وقت بچہ کارشنغول  بودید ؟  میرزا جعفر۔ من ورقہ  پست مے نوشتم۔  ملا باقر۔ بنام کہ ؟  میرزا جعفر۔ بنام مصنف  ترجمان فارسی۔</p>	<p>ملا باقر۔ مرکب تو ہم  آبگی است  رضا قلی۔ دو ات من  خشک بود۔ آب ریختم آبگی  شده است  ملا باقر۔ مرکب ہم وہیں  تو خوب ہست یا نہ ؟  رضا قلی۔ خیلے غلیظ  است کہ یک حرف ہم با او  نہ شود نوشت۔  ملا باقر۔ او دریں وقت  چہ کار مے کند ؟  رضا قلی۔ سریر نشست</p>
---	---

اے آبگی پھلکی سیاری یعنی جس میں پانی بہت ہو لہ ورقہ پست۔ پوسٹ کارڈ لکھ چشم۔  
یعنی بچشم بر و چشم۔ یعنی آنکھوں سے یہ محاورہ گویا ہر بات میں اہل ایران کا تکیہ کلام ہے  
کہ جب کسی کام کیلئے حکم کرو تو طرف ثانی بہت اچھا کی جگہ کہتا ہے۔ چشم۔

<p>میرزا جعفر۔ این مرکب چہ قدر خوب دروان است ملا باقر۔ کم کمرے ریزی شکل بریز۔ لیکہ آتش تہ را ہم بزن۔</p>	<p>ملا باقر۔ آیا بہ پوست سر داده ؟ میرزا جعفر۔ ہنوز سر نہ او ہم ملا باقر۔ بیارتا من ہسم بہ بینم</p>
<p>میرزا جعفر۔ بس است کفایت مے کند۔ ملا باقر۔ معلوم مے شود کہ شما از دیگران مشتق کتر مے کنید۔ ہنوز خط شما خوانا نشد است۔</p>	<p>میرزا جعفر۔ این است ملاحظہ بفرمایید۔ ملا باقر۔ مرکب شما خیلے غلیظ است۔ میرزا جعفر۔ امروز مرکب تازہ از بازار نیاوردہ ام۔</p>
<p>میرزا جعفر۔ بندہ خط شکستہ نستعلیق مشتق مے کنم</p>	<p>ملا باقر۔ برو۔ از شیشہ ما قدر مے مرکب بریز۔</p>

لے پوست خانہ یا پوستہ۔ پوست آتش خلونکی رو انکی کی ڈاک کا کارخانہ۔ یہ لفظ پوست  
سے مفرد پر عربی میں ہوسہ کہتے ہیں کہ شکل بریز یعنی بہت زیادہ۔ اچھی طرح  
بے ڈال لے لیکہ۔ دوات کا صوف لکھ خوانا۔ ہونظ کر پڑھنے میں آسکے۔ اور ناخرانا جو اچھی طرح  
بعض میں نہ آسکے۔ خط شکستہ نستعلیق۔ ایک قسم کا خط ہے۔ جس کو آمیز بھی کہتے  
ہیں۔ وہ قریب قریب خط شکست کے ہے۔

<p>میرزا امام دیردی بُرد۔ حالا دو بندازاں در قلمدان ما باقی است۔</p> <p>میرزا جعفر۔ کجاست بہ بینم۔</p> <p>ملا باقر۔ تو سے قلمدان است میرزا جعفر۔ بہ بہ چہ خوب مصرعے است کہ مثل ندارد۔ قابل گزاردن در موزہ است ملا باقر۔ امرور بہدر سے دیرتر رسیدید۔ فردا باید قبل از وقت بیایید کہ امتحان است میرزا جعفر۔ آیا پس فردا</p>	<p>ملا باقر۔ باید کہ شما اول خط نستعلیق را مشق کنید خط میرزا یانہ خودش درست می شود بہ میرزا جعفر۔ حالا من خط نسخ را می خواہم بیاموزم۔ ملا باقر۔ بلے برائے خوشنویس سے جوڑ خط یا دیگر فن خیلے ضرور است نسخ نستعلیق شکستہ نستعلیق۔</p> <p>میرزا جعفر۔ دریں شہر قلم شوستر بدست نے آید۔ ملا باقر۔ ما دو از وہ تانیزہ قلم آورده بودیم۔ ہمہ اش را</p>
<p>لہ خط نستعلیق۔ خاک کتابی جو کہ عام طور پر کتا بونکے لکھنے میں مروج ہے لہ خط میرزا یانہ جس کو خط اہل دفتر بھی کہتے ہیں۔ اس کو ہندوستان میں خط شکست بولتے ہیں لہ خط نسخ عربی خطا جس میں اکثر کلام اللہ شریف لکھے جاتے ہیں لہ خط شوستر ایران میں ایک شہر ہے جس جگہ قلم کے نیزے خوب پیدا ہوتے ہیں لہ سوز۔ عجائب خانہ۔ دنیا کے عجائبات اور نوکنے رکھنے کا مقام۔ یہ لفظ انگریزی ہی ہوزیم ( سے نفوس ہے۔</p>	

<p>دوازده</p> <p>میرزا جعفر - دوازده ماه</p> <p>زمستان؟</p> <p>ملا باقر - چاشت ساعت</p> <p>وامے شود - و در عصر</p> <p>ساعت چهار وقت نختی است</p> <p>میرزا جعفر - الان نختی</p> <p>مے شوم که وقت نختی است</p> <p>ملا باقر - برو بامان خدا</p>	<p>روز تعطیل است؟</p> <p>ملا باقر - نه خیر - پس تر فردا</p> <p>تعطیل است -</p> <p>میرزا جعفر - در تابستان</p> <p>مدرسہ چه وقت وامے شود؟</p> <p>ملا باقر - صبح ساعت شش</p> <p>میرزا جعفر - وقت نختی</p> <p>کدام است؟</p> <p>ملا باقر - وقت ظهر ساعت</p>
--	--

نشست و برخاست

یگر اکبر صغرا پشت  
سرن چرانشستہ بیا پیش  
رودے من بنشین۔

صغرا من مہین جانوب

نشستہ ام۔

اکبر بعضے حر نہادام  
برخیزو پہلوئے من بنشین  
صغرا من جلو شا

من نشینم۔

اکبر چرخودت را عقب  
مے کشی پیش بیا۔

صغرا من خیلے خوب

نشستہ ام۔

اکبر قدے دیگر پیشتر  
بیا و چارزانو بنشین

صغرا من دوزانو پیش  
جناب مے نشینم۔

اکبر پستر چرا مے نشینی  
بالا تر بنشین۔

صغرا من پائین دست شما  
نشستن را سعادت۔ خود  
مے دام۔

اکبر۔ اینجا جائے تو نیست  
برخیزو بالائے دست راست  
من بنشین۔

صغرا چشم بندگی اطاعت

اکبر۔ قدرے پیشتر ک بیا  
راست بنشین با تو کارے دارم

صغرا۔ بفرمائید۔ بمن

چہ خدمت رجوع مے فرمائید۔

اکبر۔ خدمت چندانے  
نیست۔

است۔ این کیست ؟  
 اکبری کے ازمانائے  
 دولت انگلیس است  
 اصغر۔ و این کہ دست  
 راستون ز رخ کردہ پیش  
 روے او روے زمین تھے  
 نشستہ است این کیست  
 اکبر۔ یکے از رفقائے  
 او است۔

اصغر۔ این گردن کلفتے  
 کہشت راروے زانو گزارشتہ  
 سبیلہا راتاب سے دید این  
 کیست ؟

اصغر۔ این آقا کہ روے  
 صندلی نشستہ و پا ہا راروے  
 ہم انداختہ از کجا است ؟  
 اکبر۔ نمے داخم از کجا است مگر  
 از طور نشست و برخاست او  
 معلوم میشود کہ پارسی است۔  
 اصغر۔ و این مرد کہ پیش او  
 زانوزمین زدہ نشستہ است  
 این کیست ؟

اکبر۔ این بیچارہ پیش خدمت  
 او ہندی است۔

اصغر۔ این جوان خوش گل کہ  
 پا روے پا انداختہ کج نشستہ

تھے زانوزمین زدہ۔ مودب گفتنے ٹیک کر لہ یعنی سلطنت انگلیشیہ کے ستھد عمدہ اثر  
 میں ہے تھے زمین نشستن۔ یعنی بر زمین نشستن اکثر اہل زبان ایسے مقامات  
 میں بر اور در کو مخدوف کر جاتے ہیں۔ چنانچہ دستش گزارد۔  
 یعنی در دستش گزارد وغیرہ۔

چشمہ ہارے گرداںد۔ و در رفتن  
 مثل گویہا قرمید ہد۔ چہ کارہ  
 است ؟  
 اکبر۔ ایس یکے از اہل تاشا  
 خانہ است کہ در تقلید در آوردن  
 دستگاہے عجب وارد۔

## ملاقات

میرزا۔ السلام علیکم۔  
 میر روشن ضمیر۔

میر۔ وعلیک السلام  
 جناب میرزا! خیر مقدم

اکبر۔ مگر تو ایس رانے  
 شناسی ؟  
 اصغر۔ خیر نمی شناس  
 اکبر۔ ایس بوتاپہلوان  
 رستم ہند است۔  
 اصغر۔ خچہ قدرتنہ گنہ  
 وسینہ فراخ و دستا پائے  
 بزرگ و بازوئے قہور سنج  
 دارد۔

اکبر۔ بے عجب کلمہ  
 مردانہ دارد۔

اصغر۔ ایس جو انک  
 خوش سیمائے کم جتہ کہ ہر لحظہ

لہ قہور مینوا گول یعنی گولائی کے ساتھ مینوا۔ جیسے کہ طناب قہور سنج کم جتہ۔ لانہ اندام  
 پتلا۔ دبلا۔ چشمہ راگرداںدین۔ آنکھوں سے غمزے اور اشارے کرنا  
 کہ قر دادن۔ کولے شکانہ ۵۰ تقلید در آوردن روپ بدلنا  
 سوانگ بھرنا نقل کرنا۔

میرزا - عاقبت شما بخیر باشد -	خوش آمدید - صفا آورید بسم اللہ بفرمائید -
میر - کیف شما کوک است؟	میرزا - لطف شما زیاد -
میرزا - از محبت شما (از لطف و کرم شما)	میر - مزاج شریف خوب است؟
میرزا - انشاء اللہ بیچ جہالتی نہ ارید -	میرزا - سلامت باشید -
میرزا - از برکات دعا شما سلامت ہستم -	میر - بسیار مشرف فرمودید میرزا - مشرف شدم
میر - خیلے عجب است امروز اینجا تشریف آورید	میر - قدم بچشم -
میرزا - خیلے مشتاق ہوں کہ جناب عالی را بہ بینم -	میرزا - چشم شما روشن میر - دماغ شما چاق است
میر - چند وقت شمارا ندیدہ ام - بچہ مشغول شغول ہو دید؟	میرزا - شکریہ خدا -
میرزا - سوائے مطالعہ کارے دیگر ہوں	میر - احوال شما خوب است میرزا - الحمد للہ - دعا بجان شما کنتم - از دولت میر شما
	میر - احوال جناب عالی خوب است ہر

<p>فارسی و انگریزی تحصیل سے          ناہم۔</p> <p>میر۔ در کد ام امتحان سند          گرفتہ اید؟</p> <p>میرزا۔ بندہ سند نشی فاضل          حاصل کردہ ام۔</p> <p>میر۔ شما در امتحان نشی فاضل          در کد ام نمبر بستند۔</p> <p>میرزا۔ در نمبر اول۔</p> <p>میر۔ از روی لطف و          مرحمت خود بندہ را از          آداب مصاحبت و ملاقات          اہل ایران آگاہ          بفرمائید۔</p>	<p>میر۔ آیا ہر روز بکتاب          میروید؟</p> <p>میرزا۔ بلے۔ ہر روز          بکتاب سے روم۔</p> <p>میر۔ غالباً ہر کد م مدرسہ          میروید۔</p> <p>میرزا۔ در دارالعلوم لاہور          میں۔ دریں مدرسہ          چہ می خوانند؟</p> <p>میرزا۔ عربی و فارسی          انگریزی و سنسکرت</p> <p>میر۔ شما کد ام زبان را          تحصیل سے نمائید؟</p> <p>میرزا۔ بندہ در زبان</p>
---	---

لے دارالعلوم۔ بڑا مدرسہ جہاں تمام علوم کا درس ہو۔

# نہجیات گلستان

## باب سوم۔ در فضیلت قناعت

حکایت ۱۔ خواہندہ سفری در صف بزازان حلب  
 مے گفت۔ اے خداوندان نعمت! اگر شمارا انصاف  
 بودے۔ ومارا قناعت۔ ہم سوال از جہان برخاستے قطعہ

اے قناعت تو انگرہم گروان

کہ درئے تو ہیچ نعمت نیست

کنج صبر اختیار لقمان است

ہر کرا صبر نیست حکمت نیست

حکایت ۲۔ دو امیر زادہ بودند در مصر۔ یکے علم

آموختے و دیگرے مال آموختے۔ ایں علامہ عصر شد۔

لہذا یہ انتخاب صرف تحریر و دانش کے لئے ہے۔ روزانہ گفتگو میں استعمال نہیں۔

وآن عزیز مصر - پس تو انگریز بچشم حقارت در فقیہ نظر کرد  
وگفت - من بسلطنت رسیدم و تو بچنان در مسکنت باندی  
گفت - اے برادر! شکر نعمت باری تعالیٰ مرا بیاید گفتن  
کہ میراث پنیہراں یافتم - یعنی علم - و تو میراث فرعون یعنی  
ملک مصر - ٹکنوی -

من آن مورم کہ در پائے باند  
نہ زنبورم کہ از نیشم بنالند  
چگونہ شکر این نعمت گزارم  
کہ زور مردم آزاری ندارم

حکایت ۳ - درویشی را دیدم کہ در آتش فاقہ  
مے سوخت - و خرقة بر خرقة مے دوخت و تسکین خاطر خود  
را مے گفت - بیت

بنان خشک قناعت کنیم و جامہ دل  
کہ بار محنت خود بہ زبار منت خلق

کسے گفتش چہ نشینی؟ کہ فلاں دریں شہر طبعے کریم دارد  
و کرے عمیم - میاں بخدمت آزادگاں بستہ است و بر  
در دلہا نشستہ - اگر بر صورتِ حالت چناں کہ ہست

وقوف یاہد۔ پاس خاطر عزیزت رامت دارد  
 وغنیمت شمارد۔ گفت۔ خاموش۔ کہ در گرسنگی مرن بہ  
 کہ حاجت پیش کسے ہرون قطعہ  
 ہم رقعہ دوختن بہ والزام کنج صبر  
 کز ہر جامہ رقعہ ہر خواجگان نوشت  
 حقا کہ با عقوبت و دوزخ برابر است  
 رفتن بجائے مردے ہمسایہ در بہشت

حکایت ۴۔ یکے از ملوک عجم طلبے حاذق بخدمت

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرستاد۔ سالے در دیار  
 عرب بود کسے تجربتہ پیش او نیامد و معاہجتہ نحو است۔  
 روزے پیش پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آمد و گلہ کرد۔ کہ مرا  
 برائے معاہجتہ اصحاب فرستادہ اند۔ و کسے دریں مدت  
 التفاتے نکرد۔ تا خدشے کہ ہمیں بندہ معین است بجائے  
 آدم۔ رسول صلعم فرمود۔ کہ میں طائفہ را طریقتیت کہ  
 تا ایشان را گرسنگی غالب نشود۔ نخورند۔ و ہنوز اشتہا باقی  
 بود۔ کہ دست از طعام بردارند۔ حکیم گفت موجب تندرستی  
 ہمیں است زمین خدات ہرید و ہرقت۔ ثنوی۔

سخن آنگہ کند حکیم آغاز  
 یا سرانگشت سوے لقمہ دراز  
 کہ زنا گفتنش خلل زائد  
 یا زنا خوردنش بجا آید  
 لاجرم حکمتش بود گفتار  
 خوردنش تندتر آرد بار

حکایت ۵- در سیرت ارد شیر با بکال آمدہ است  
 کہ حکیم عرب را پرسیدند کہ روزے چه مقدار باید خوردن؟  
 گفت - صد درم کفایت کند - گفت این مقدار چه  
 توت دهد؟ حکیم گفت - این قدر ترا بر پائے وارد  
 و ہر چه بریں زیادہ کنی - تو حال آنی بیت  
 خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است  
 تو متقد کہ زیستن از بہر خوردن است

حکایت ۶- دو درویش خراسانی در ملازمت  
 صحبت یکدیگر سیاحت کردندے - یکے ضعیف بود کہ  
 روزہ داشتے و بعد از دو شب انظار کردے و دیگرے  
 قوی کہ روزے سه بار خوردے - قضا را بر در شہرے

یہ تہمت جاسوسی گرفتار آئند و ہر دو را جلسہ کردند  
 و در زندان بگل برآوردند۔ بعد از دو ہفتہ معلوم  
 شد۔ کہ بے گناہ اند۔ در بکشادند۔ قومی را دیدند مردہ  
 و ضعیف جان بسلاست برزہ۔ دریں عجب ماندند۔  
 حکیمے گفت اگر بر خلاف آں بودے تعجب بودے  
 زیرا کہ ایں بسیار خور بود۔ طاقت بے نوائی نیاورد و سختی  
 ہلاک شد۔ دآن دیگر خوشیستن پرور بود بر عادت خود  
 صبوری کرد و بسلاست ماند قطعہ

چو کم خوردن طبیعت شد کسے را  
 چو سختی پیشش آید سهل گیرد  
 و گر تن پرور است اندر فراخی  
 چو تنگی بیند از سختی بمبیرد

### بیت

تنور شکم دم بدم تافتن  
 مصیبت بود روزنایافتن

حکایت ۷۔ یکے از حکما پسر را نہی کردے از  
 خوردن بسیار۔ کہ سیری شخص را رنجور کند۔ گفت لے

پدر! گرنگی مردم را بکشد. نشنیده؟ که ظریفان  
گفته اند. که بسیری مرون به که برنگی جان سپردن  
پدر گفت. اندازه بگمبار. بیت

نه چندان بخور کزدمانت بر آید  
نه چندانکه از ضعف جاننت بر آید  
قطعه

با آنکه در وجود طعام است حظ نفس  
رنج آورد طعام که بیش از وقت بود  
گر گلشکر خوری به کلف زیان بود  
ور نان خشک دیر خوری گلشکر بود  
حکایت ۸. رنجور را گفتند. که دلت چه

میخواهد؟ گفت. آنکه دلم چیزی نخواهد  
معه چو پیرگشت و درون درد خاست  
سود ندارد همه اسباب راست

حکایت ۹. بقای را در می چند که بر صوفیان  
گرد آمده بود. هر روز مطالبه کرد و سخنهای باخشونت  
گفته. اصحاب از تعنت او خسته خاطر می بودند. و جز

تخل چاره نداشتند۔ مساجد لے بشنید۔ بخندیدہ و گفت  
نفس را وعدہ دادن بطعام آسان تراست کہ بقال را  
بدرم <sup>قطعه</sup>

ترک احسان خواجہ اولیٰ تر

کا احتمال جفائے بو اباں

بمنائے گوشت مروں بہ

کہ تقاضائے زشت قصا باں

حکایت ۱۰۔ جو نمودے را در جنگ تا تار جراتی

ہولناک رسید۔ کسے گفتش۔ فلاں بازگان نوشدارو

دارد۔ اگر بخواہی۔ باشد کہ قدرے بدہد۔ و گویند کہ آن

بازگان بہ بخل چناں معروف بود کہ حاتم طائی بسخا بیت

گر بجائے نانش اندر سفرہ بودے آفتاب

تا قیامت روز روشن کس ندیدے در جہاں

جو نمود گھت۔ نوشدارو ازوے نخواہم کہ بدہد یا نہ بدہ۔

اگر بدہ۔ منفعت کند یا نکند۔ بارے خواستن ازو نہ ہر

کشنہ است۔

بیت

هر چه از دونان بمنت خواستی  
 در تن افزودی و از جان کاستی  
 حکما گفته اند- اگر آب حیات فروشنده فی المثل به آبروی دانا  
 نخورد- که مرون بعلت به از زندگانی بذلت بیت  
 اگر حفظ خوری از دست خوش شو  
 به از شیرینی از دست ترش رسو  
 حکایت ۱۱- یکی از علما مخارج بسیار داشت و کفاف  
 اندک- بایکے از بزرگان که حسن ظن بلیغ در حق او  
 داشت- حال خود بگفت- روئے از توقع او در هم کشید  
 و تعرض سوال از اهل ادب در نظرش قبیح آمد قطعه  
 ز بخت روئے ترش کرده پیش یار عزیز  
 مرو که عیش برو نیند تلخ گردانی  
 بجا حجت که روی تازه روئے خندان باش  
 فزونہ بندد کار کشاده پیشانی  
 آورده اند که در وظیفه او زیادت کرد و از ارادت کم- پس  
 از چند روز چوں برقرار مهورش ندید- گفت-

بیت

نام افزود آبرویم کاست  
بے نوائی بہ از مذلت خواست

حکایت ۱۲۔ درویش را ضرورتے پیش آمد کسے  
گفتش فلاں کس نعمت بے قیاس دارد اگر بر حاجت  
تو وقوف یا بہ ہمانا کہ در قضائے آں توقف روا وارد۔  
گفت۔ من اور انکے دانم۔ گفت۔ منت رہبری کنم  
دستش گرفت و ہنزل آں شخص در آورد۔ درویش  
یکے را دید لب فرو ہشتہ و ابرو بہم کشیدہ و تند و ترش  
نشستہ۔ برگشت و سخن نگفت۔ یکے گفتش چہ گفتی؟  
چہ کردی؟ گفت عطائے او بلفائے او بخشیدم قطعہ

بر حاجت بہ نزدیک ترش روئے

کہ از خوئے بدش فرسودہ گروی

اگر گوئی غم دل باکسے گوئے

کہ از رویش بنقد آسودہ گروی

حکایت ۱۳۔ سالے در اسکندریہ خشک سالے

پدید آمد۔ چنانکہ عمان طاقت درویشاں از دست رفتہ

بود۔ و در ہائے آسمان بر زمین بستہ و فریاد اہل زمین

### بآسماں در پیوستہ قطعہ

نماند جانور از وحش و طیر ماہمی بود  
 کہ بر فلک نشد از نامرادی نفاش  
 عجب کہ دود دل خلق جمع می نشود  
 کہ ابر گردد و سیلاب دیدہ بارانش  
 در چین سالے سفہ نعمت بکیراں داشت - تنگدستان  
 را زرد سیم دادے و مسافراں را سفرہ نہادے گروہے  
 درویشاں کہ از جور فاقہ بجان آمدہ بودند - آبنگ دعوت  
 او کردند و بمن مشاورت آوردند سراز موافقت ایشاں  
 بازدم و گفتم قطعہ -

نخورد شیر نیم خورده سگ  
 در بختی بید اندر غار  
 تن بہ بیچارگی و گرسنگی  
 بنہ و دست پیش سفہ مدار  
 گر فریدوں شود بہ نعمت و جاہ  
 بے ہنر را بہ ہیچ کس مشار

پزیان و نسیج بر نابل

لاجورد و طلاست بر دیوار

حکایت ۱۴۔ حاتم طائی را گفتند۔ از خود بزرگ  
ہست تر در جہاں کسے دیدہ؟ گفت۔ بلے روزے چیل  
شتر قربان کرہ بووم۔ و امرائے عرب را طلب نمودہ  
تا گاہ۔ بجایتے بگوشہ صحرایم۔ خار کشے را دیدم پشتہ خار  
فراہم آوردہ گفتم۔ بہانے حاتم چرا زروی؟ کہ خلقے  
بر ساط او گرد آمدہ اند۔ گفت۔ بیت  
ہر کہ نان از عمل خویش خورد  
منت حاتم طائی نبرد

من اورا بہت و جوانمردی برتر از خود دیدم۔

حکایت ۱۵۔ موسیٰ علیہ السلام درویشے را دید  
از بزرگی بریگ اندر شدہ۔ گفت۔ اسے موسیٰ دعا  
کن تا حق تعالیٰ مرا کفافی دہد۔ موسیٰ دعا کرد برفت  
پس از چند گاہے دیدش گرفتار و خلقے بر او گرد آمد  
گفت این را چه حالت است؟ گفتند۔ نمر خوردہ است  
و عہدہ کردہ دیکے را کشتہ۔ انوں قصاص فرمودند شعر

گر بہ مسکین اگر پر داشتے  
تخم بکخشک از جہاں بر داشتے  
شعر

عاجز باشد کہ دست قدرت یابد  
بر نیزہ دوست عاجزاں بر تابد

موسیٰ علیہ السلام بر حکمت جہاں آفریں اقرار کرو و از  
تجائز خویش استغفار۔ قطعہ

سفلہ چو جاہ آمد وسیم و زرش  
سیلی خواهد بہ ضرورت سرش  
آن نہ شنیدی کہ حکیمے چه گفت  
سور ہماں بہ کہ نباشد پرش

حکمت۔ پدر را غسل بسیار است۔ اما پسر گرمی دار  
است۔ بیت۔

آنکس کہ توانگرت نے گرداند  
او مصلحت تو از تو بہ نے داند

حکایت ۱۶۔ اعرابی را دیدم در حلقہ جوہریان  
بصرہ حکایت نے کرد کہ وقتے در بیابانے راہ گم کردہ

بودم۔ واز زاد با من چیزے نمانده۔ دل بر ہلاک نہاوم۔  
 ناگاہ کیسے یافتم پُر از مروارید۔ کہ ہرگز آں فوق و  
 شادی فراموش نہ کنتم کہ پند آستم کہ گندم بریان است  
 یازرت همچنین آں تلخی و ناامیدی فراموشتم نشود کہ  
 چون معلوم کردم دیدم مروارید است۔ قطعہ

در بیابان خشک ریگِ رواں

تشنہ را در دہان چہ در چہ صد

مرد بے توشہ کا وقتاد از پائے

در کمر بند او چہ زر چہ خروف

حکایت ۱۷۱۔ در قاع بسیط مسافرے راہ گم کردہ  
 وقوت و قوتش بہ آخر آمدہ۔ و در مے چند بر میان دست  
 بسیار بگردید و راہ بجائے نبرد و سختی ہلاک شد۔ طائفہ  
 برسیدند۔ و رہا را دیدند پیش رویش نہادہ و بر خاک  
 بنشستہ قطعہ

گر ہمہ زر جفیری دارد  
 مرد بے توشہ بر نگیرد گام

در بیابان فقیر گرسنه را  
 شلغم پخته به ز نقره خام  
 حکایت ۱۸- هرگز از جور زان ننالیده بودم  
 و از گردش آسماں روئے در هم نکشیده - مگر وقتی که  
 پانم برهنه بود و استطاعت پائے پوشی نداشتم بجامع  
 کوفه دل تنگ در آدمم - یکی را دیدم که پائے نداشت  
 شکر نعمت حق بجائے آوردم - و بر بے کفشی مبر کردم  
 قطعه

مرغ بریاں به چشم مردم میر  
 کمتر از برگ تره برخوان است  
 دانکه را دانشگاه و قدرت نیست  
 شلغم پخته مرغ بریاں است

حکایت ۱۹- یکی از ملوک با تنی چند از خواصان  
 در شکار گاہ به زمستان از شهر دور افتاد - شب در  
 آمد - از دور دہے دیدند ویراں و خانہ دہقانے در  
 آن ملک گفت - شب آنجا رویم - تا زحمت سرما  
 کمتر باشد یکی از وزرا گفت - لایق قدر بلند پادشاہ

نباشد بخانہ و ہقانے ریک الجا کردن - ہمیں جائے  
 نیمہ زینم و آتش بر فروزیم و ہقان را خبر شد - حاضر  
 ترتیب کرد - و پیش سلطان حاضر آورد - و زمین  
 خدمت جو سید و گفت - قدر بلند سلطان بنزول  
 کردن در خانہ و ہقان نازل نشدے ولیکن نخواستند  
 تا قدر و ہقان بلند شود - ملک را سخن او مطبوع  
 آمد - شبانگاہ بمنزل او نزول کرد - و ہقان خدمت  
 پسندیدہ کرد - با مداداں ملک باو خلعت و نعمت  
 داد - شنیدم کہ قدمے چند در رکاب سلطان مے  
 رفت و مے گفت - قطعہ

ز قدر شوکت سلطان نکشت چیزے کم  
 ز انفات بہان سراے و ہقانے  
 کلاہ گوشہ و ہقان بہ آفتاب رسید  
 کہ سایہ بر سرش افگند چون تو سلطانے  
 حکایت ۲۰ - گدائے را حکایت کنند - کہ نعمت  
 وافر اندوختہ بود - یکے از پادشاہان گفتش مے نماید کہ

لے یعنی کم -

مال بیکراں واری۔ بہ برنے از آں مارا دستگیری کن  
 کہ مہے پیش آمدہ است۔ چون ارتفاع برسد۔ وفا  
 کردہ شود گفت اے خداوند روئے زمین ! لایق  
 قدرے بزرگوارے نباشد۔ دست بال چوں من  
 گداے آلودہ کردن۔ کہ جو جو بگدائی فراہم آوردہ ام۔  
 گفت غمے نیست۔ کہ بتا مارے وہم۔ شنیدم۔ کہ  
 سر از فرمان ملک باز زد و حجت پیش گرفت و شوخ  
 چشمی نمود۔ ملک فرمود تا مضمون خطاب را بجزر و  
 تویخ از اوے تخلص کردند۔ **شعری**

بہ لطافت جو بر نیاید کار  
 سر بہ بے حرمتی کشد ناچار  
 ہر کہ بر خویشتم نہ بخشاید  
 گرنہ بخشد کسے براوشاید

حکایت ۲۱۔ بازارگانے را دیدم کہ صد و پنجاہ شتر  
 بار داشت۔ و پہل بندہ خدمتگار۔ شبے در جزیرہ  
 کیش مرا بجزہ خویش برد۔ وہمہ شب نیارمید۔ از  
 سخنہائے پریشان گفتن کہ فلاں انبارم بترکستان است

و فلاں بضاعت بہندوستان - و این قبائل فلاں  
 زمین است و فلاں مال را فلاں کس ضمین - گاہ  
 گفتے کہ خاطر اسکندریہ دارم - کہ ہوایش خوش است  
 و باز گفتے نے - دریائے مغرب مشوش است - سعیدیا  
 سفرے دیگر در پیش است اگر آن کردہ شود - بقیت  
 عمر بگوشہ بنشینم - گفتم - آن کدام سفر است ؟ گفت  
 گوگرد پارسی بچین خواہم برون کہ شنیدم قیمت عظیم  
 دارد - و از آنجا کاسہ چینی بروم برم و دیبائے رومی  
 بند - و پولاد ہندی بجلب و آگیئہ حلبی بہین -  
 و ہر دو یانی بیارس - ازاں پس ترک سفر کنم و بدکانے  
 نشینم - چندانے ازیں مایخولیا فرو گفت کہ بیش طاقت  
 گفتنش نماند - گفت - اے سعدی ! تو ہم سخنے  
 بگوے از آنہا کہ دیدی و شنیدی - گفتم منظم  
 آن شنیدستی کہ وقتے تاجرے  
 در بیابانے بیفتاد از ستور  
 گفت چشم تنگ دنیا دار را  
 یا فناعت پر کند یا خاک گور

حکایت ۲۲ - مالدارے راشنیدم - کہ بہ نجل  
پناں معروف بود کہ حاتم طائی بسخا - ظاہر حالش بہ  
نعت دنیا آراستہ - و خست نفس در نہادش ہمچناں  
شکن تا بجائے کہ نانے را بجانے از دست نہ اوسے -  
و گریہ ابو ہریرہ را القمہ نخوانتے و سگ اصحاب کہف  
را آتھوانے نینداختے - فی الجملہ خانہ او را ندیدے در  
کشادہ و سفرہ او را سر کشادہ - بیت  
در ویش بجز بوسے طعماش نشنیدے  
مغ از پس نان خوژن او ریزہ بچیدے  
شنیدم - کہ بدریائے مغرب راہ مصر برگرفتہ بود و نیال  
فرعونی در سر کردہ و ناگاہ بادے مخالف گرد کشتی  
بر آمد و دریا در جوش آمد - دست دعا بر آورد - فریاد  
بے فائدہ کردن گرفت -

بیت

دست تضرع چہ سود بندہ محتاج را  
وقت دعا بر خدا وقت کرم در نجل  
قطعہ

از زرو سیم راحتے برسوں :  
 خویشتن ہم تمتے برگیر :  
 و او کہ ایس خانہ از تو خواهد ماند  
 نخستے از سیم و نخستے از زر گیر

آزروہ اند کہ در مصراقارب درویش داشت - بعد از  
 ہلاک او بہ بقیت مال او توانگر شدند و جہا ہاے کہتہ  
 برگ او بدریدند - و خزود میاطلی بریدند - ہم در آن  
 ہفتہ یکے را دیدم از ایشان برباد پائے رواں و غلامے  
 در پلے دواں - بانوہ گفتم قطعہ

وہ کہ گر مردہ باز گر دیدے  
 میان قبیلہ و پیوند  
 رد میراث سخت تر بوے  
 و ارشائ راز مرگ خویشاوند

بمسابقہ معرفتے کہ در میان ما بود - آستینش گرفتہ و گفتہ

بیت

بخورائے نیک سیرت و شرمود کان گوں بخت گرد کرد و نخورد  
 حکایت ۲۳ - صیادے ضیف را ماہی قوی در

وام اُفتاد۔ طاقت غبط آن نہ داشت۔ ماہی برو غالب  
آمد و دام از دستش در رُبود و برقت متجر شد و گفت

شد غلامی کہ آب جو آورد

آب جو آمد و غلام بُرد

وام ہر بار ماہی آورے

ماہی این بار رفت وام برد

دیگر صیاداں دریغ خوردند و ملا متش کہ روند۔ کہ چنین

صیدے در دامت اُفتاد و نتوانستی نگاہداشتن

گفت۔ اے برادران! چه توان کرد؟ مرا روزی نبود

و ماہی را ہنچناں روزی مانده بود۔ و حکما گفته اند۔

صیاد بے روزی در دجلہ ماہی نگیرد۔ و ماہی بے اجل

بر خشکی نیرد بیت

صیاد نہ ہر بار شکاے ببرد

باشد کہ یکے روز پلنگش بدد

حکایت ۲۴۔ دست و پا بریدہ ہزار پائے را

گشت۔ صاحب دلے برو بگذشت و گفت سبحان اللہ

آنکہ با ہزار پائے کہ داشت۔ چوں اجلس فرا رسید

از بیدست و پائے نتوانست گریخت تنہومی

چو آید ز پے دشمن جاں ستاں

ببندد اجل پائے مرد و اوں

در اوں دم کہ دشمن پیایے رسید

کمان کیانی نباید کشید

حکایت ۲۵۔ ابلہ را دیدم خلعتے دشمن در بر

و مر کبے تازی در زیر و قبصے - مصری بر سر - کسے

گفت سعدی! چگونه می بینی این دیبائے معلم بریں

چو ان لایعلم؟ گفتم - خطے زشت است کہ بہ آب

زر نوشت است - قطعہ

بادمی نتواں گفت ماند این حیوں

مگر دراعہ و دستار و نقش و پیرنش

بگرد در ہمہ اسباب ملک مستی اد

کہ ہیچ چیز نیابی حلال جز خوشنش

بیت

شریف گر متضعف شو خیال بہند

کہ پایگاہ بلندش ضعیف خواهد شد

حکایت ۲۶۔ دزدے گداے را گفت - شرم  
 نداری کہ از برائے جوئے سیم دست پیش ہر لیم  
 درازے کنی؟ گفت بیت  
 دست دراز پئے یک جبہ سیم  
 بہ کہ بترند بدانگے دو نیم



# منتخب ہوساں

## باب اول

### حکایت

<p>یکے دیدم از عرصہ رود بار چنان ہول زان حال برین شست تہم کناں دست بر لب گرفت تو ہم گرن از حکم داور پہنچ چو خسرو بفرمان داور بود حال است چون دست دار و ترا زہ نیست رود از طریق متاب</p>	<p>کہ پیش آدم بر پلنگے سوار کہ ترسیدم پائے رفتن بہت کہ سعدی مدار آنچه دیدی گفت کہ گردن نہ چیدز حکم تو ہیچ خدایش نگہبان و یاور بود کہ در دست دشمن گزارد ترا بنہ گام و کامے کہ خواہی ریاب</p>
---	---

نصیحت کے سود مند آیدش	اکہ گفتار سعدی پسند آیدش
-----------------------	--------------------------

## پند و اون کسرے ہر فرزا

<p>شندیم کہ در وقت نزع رواں          کہ خاطر نگہدار درویش باش          نیاید بنزدیک دانا پسند          برو پاس درویش محتاج دار          رعیت جو بیخ است سلطان خست          مکن تا توانی دل خلق ریش          اگر جادہ بادت مستقیم          گزید کسانش نیاید پسند          و گرد شتر سے این جوئے نیست          اگر پائے بنای رضا پیش گیر          فراخی در آن مرز و کشور مخواه          زمستکبران دلاور تبرس          و گر کشور آباد بین بخواب</p>	<p>بہ ہر فرزند چہین گفت نوشیرواں          نہ در بند آسایش خویش باش          شبان خفتہ و گرگ در گو پسند          کہ شاہ از رعیت بود تا جدار          درخت لے پسر باشد از بیخ نخت          و گر یکنی یکنی بیخ خویش          رہ پار سایاں امید است و بیم          کہ ترسد کہ در ملکش آید گزند          در آن کشو آسودگی جوئے نیست          و گر یک سواری سر خویش گیر          کہ دلتنگ بینی رعیت ز شاہ          از آن کو نترسد ز داو و تبرس          کہ دار و دل اہل کشور خراب</p>
--	---

خندوگاں رسند این سخن را بنور  
 کہ ہر سلطنت را پناہند و پشت  
 کہ مزدور خوش دل کند کار ہمیش  
 کز و نیکوئی دیدہ باشی بسے

خرابی و بدنامی آید ز جور  
 رعیت نشاید بہ بیدار گشت  
 مراعات و ہتھان کن از ہر خویش  
 مروت نباشد بدی با کسے

### حکایت پنہ داؤن خسرو شیرویہ را

در آں دم کہ چشمش زدین نخب  
 نظر در صلاح رعیت کنی  
 کہ مردم زد دست نہ چہند پائے  
 کند نام زشتن پہ گیتی سہر  
 بکند آنکہ نہہاد بنیاد بد  
 پنخداں کہ دود دل پرزن  
 بسے دیدہ باشی کہ شہر بست  
 کہ در ملک رانی بانصاف زست  
 زحم فرستند بر تر بتش  
 ہماں بہ کہ نامت بہ نیکی برزند

شنیدم کہ خسرو بہ شیرویہ گفت  
 بر آں باش تا ہر چہ نیت کنی  
 پیچ لے پس گردن از عقل و را  
 گر یزد رعیت ز بسداوگر  
 بسے بر نیاید کہ بنیاد خو  
 خرابی کند مرد شمشیر زن  
 چراغ کہ بیوہ نے بر فروخت  
 از اں بہرہ ورت در آفاق کیست  
 چونوت رسد زیں جہاں غرض  
 بدو نیک مردم چوے بگذرند

<p>خدا ترس را بر رعیت گمار بداندیش تست آن و خوخوا را خلق ریاست بدست کسان خطاست نکو کار پرور نه بیند بدی سکافات دشمن پالش مکن مکن صبر بر عامل ظلم دوست سرگرگ باید هم اول برید</p>	<p>که معمار ملک است پرهنرگار که نفع تو جوید در آزار خلق که از دست نشان دستها بر دست جو بد پروری خصم جان خودی که بخشش بر آورده باید زبن که از فریبی بایدش کند پوست نه چوں گو سفندان مردم درید</p>
--	--

### حکایت

<p>چه خوش گفت بازارگان اسیر چو مردانگی آید از رهنر نان شهنشسته که بازارگان را نجست کے آبخاد گریه شنندان روند اگر بایدت نام نیک و قبول بزرگان مسافر بجاں پرورند تبه گرداں مملکت عنقریب</p>	<p>چو گردش گرفتند دزدان به تیر چه مردان لشکر چه خیل زمان در خیر بر شهر و لشکر به بست چو آوازه رسم بد بشنوند نکو دار بازارگان و رسول که نام نکو شان بعالم برند کرد و خاطر آزرده آید غریب</p>
---	---

<p>کہ سیاح جلاب نام نکوست وز آیب شان پر خدر باش نیز کہ دشمن تو اں بود درے دوست کہ ہرگز نیاید ز پروردہ غدر حق سالیانش فراموش کن</p>	<p>غریب آشنا باش و سیاح دوست نکو دار ضیف و مسافر عزیز ز بیگانہ پر ہیز کردن نکوست قدیمان خود را بیفزاے قدر چو خدمت گزاریت گردو کہن</p>
--	---

گر اورا ہرم دستِ خدمت بست  
ترا بر کرم ہچمال دست ہست

## حکایت

<p>چو خسرو بر امش قلم در کشید بنشت این حکایت بنزدیک شاہ اگر من نہ اندم تو مانی بفضل بہنگام پیری مرا نم ز پیش میا زار و بیرون کن از کشورش کہ خوئے بدش دشمنی در قفاست بصدعاش مفرست سقلاب روم</p>	<p>شنیدم کہ شاپور روم در کشید چو شد حالش از بینوائی تباہ کہ اے شاہ آفاق گستر بعدل چو بذل تو کردم جوانی خویش غریبے کہ پُرفتنہ باشد سرش تو گر خشم برے نگیری و است وگر پارسی باشدش زاد بوم</p>
--	---

هم آنجا امانش نداشت بجا  
 که گویند برگشته باو آن زمین  
 عمل گردی مرد منعم شناس  
 چون مغل فرورگردن بدوش  
 چون شرف دوست از امانت بدست  
 در او نیز در ساخت با خاطرش  
 خدا ترس باید امانت گزار  
 امین باید از داور اندیشه ناک  
 بیفتش و بشمار و فارغ نشین  
 دو هم جنس ویرینه و هم قلم  
 چه دانی که بدست گردند و یار  
 چو دزدان نه هم باک دارند بیم  
 یکی را که معزول کردی ز جا  
 بر آوردن کام امیدوار  
 نویسنده را گریستون عمل  
 بفرمان بران بر شمه داوگر  
 گش میزند تا شود درون ناک

نشاید بلا بروی گس گماشت  
 کز مردم آیند بیرون چنین  
 که مغل ندارد از سلطان بر اس  
 از او بر نیاید و گر جز خروش  
 ببايد برد ناظرے بر گماشت  
 ز مشرف عمل بر کن و ناظرش  
 امین کز تو ترسد امینش مدار  
 نه از رف دیوان و زجر و هلاک  
 که از صدیکے رانه بینی امین  
 نباید فرستاد یک جا بهم  
 یکے دزد باشد یکے پرده دار  
 رو دور میاں کاروانے سلیم  
 چو چندے بر آید بخشش گناه  
 به از قید بندی شکستن هزار  
 بیفتد نبرد طناب امل  
 پدروار خشم آورد بر پسر  
 گه می کند آتش از دیده پاک

وگر خشم گیری شوند از تو سیر  
 چو رنگ ن کہ جراح و مرہم نہ است  
 چو حق بر تو پاشد تو بر خلق پاش  
 مگر آں کزو نام نیکو بماند  
 پل و مسجد و چاہ و مہاں سر لے  
 درخت و جودش نیاورد بار  
 نشاید پس مرگش اکھد خواند  
 مکن نام نیک بزرگان نہاں  
 کہ دیدی ترا ز عہد شامان پیش  
 بہ آخر بر قند و بگزاشتند  
 یکے رسم بدماند از وجاودان  
 وگر گفتم آید بغورش برس  
 چوز نہار خواهد تو ز نہار دہ  
 نہ شرط است کشتن باول گناہ  
 بدہ گوشمالش بزندان و بند  
 درخت جنبیت است بخش بر آر  
 تامل کنش و رعقوت بے

چو نرمی کنی خصم گردد دلیر  
 درشتی و نرمی بہم در بہ است  
 جو اندو خوش خلق و بخشندہ باش  
 نیامد کسے در جہاں کو بماند  
 نزد آنکہ ماند پس از مے بجائے  
 ہر آں کو نامد از پیش یادگار  
 و گرفت و آثار خیرش نامد  
 چہ خواہی کہ ناست بود در جہاں  
 ہمیں نقش خبراں پس از عہد خویش  
 ہمیں کام و ناز و طرب داشتند  
 یکے نام نیکو بہر و از جہاں  
 بہ سمع رضا شنواید اے کس  
 گنہگار را عذر نیاں نہ  
 گر آید گنہگار سے اندر پناہ  
 چو بارے گفتمی و نشدید پسند  
 وگر بند و بندش نیاید بکار  
 چو خشم آیدت بر گناہ کسے

<p>کہ سہل است لعل خنشا شکست صوبست پیش از کشتش بند کرد</p>	<p>شکستہ نباید و گر بارہ بست کہ نتوان گشتہ پیوند کرد</p>
---	--

## گفتار اندر خنشايش ضعيفان

<p>نی بے حکم ترغ آب خوردن خطا است گر امرغ فتوے و بد بر بلاک و گردانی اندر تبارش کساں گنہ بود مرد و ستمگاره را تنت زورمند است و لشکر گراں کہ وے بر حصا کے گریز و بلند نظر کن در احوال زندانیان چو بازار گان در یارت برد کزاں پس کہ برے بگریند زار کہ مسکین در اقلیم غربت برد بیندیش از آن طفلک بے پدر بسا نام نیکوئے پنجاہ سال</p>	<p>و گر خون لفتوی بریزی او است الا تا ندارد می ز کشتنش باک بریشان بخنشائے راحت ساس چہ تاوان زن طفل بیچارہ را ولیکن در اقلیم دشمن مراں رسد کشور بے گنہ را اگر زند کہ ممکن بود بے گنہ در میاں بمالش خیانت بود دست برد بہم باز گویند خویش و تبار تساعے کر و ماند ظالم بہر د وز آہ دل در و مندش خذر کہ یک نام ز شقش کند پائمال</p>
---	--

تطاؤل نکر وند بر مال عام چو مال از تو انگرستاند گز است	پسندیدہ کاران جا وید نام بر آفاق گر سر بسر پادشاست
---	---

برد از تہیدستی آزاد مرد  
ز پہلوئے مسکین شکم پر نگر مرد

### حکایت در معنی شفقت بر رعیت

قباداشته ہر دور و آستر  
قبائے زویا بے چینی بدوز  
وزیں بگریزی و آرایش است  
کہ زمینت کنم بز خود تخت و تاج  
بردی کجا دفع دشمن کنم  
ولیکن خزینہ نہ تنہا مراست  
نہ از بہر آئین و زیور بوو  
ندارد حدود و ولایت نگاہ  
ملک بلج وہ یک چراغے خورد  
چہ اقبال بینی راں تخت و تلج

شنیدم کہ فرماندہ دادگر  
یکے گفتش اے خسرو نیک روز  
بگفت این قدر سترو آسایش است  
نہ از بہر آن مے ستانم خراج  
اگر چوں زناں حلقہ بر تن کنم  
مرا ہم ز صد گونہ آزر ہو است  
خزائن پر از بہر لشکر بوو  
سپاہی کہ خوشدل نباشد ز شاہ  
چو دشمن خر و ستانی برو  
مخالف خرش برد و سلطان خراج

بردمرغ دوس دانہ از پیش مول  
 بکام دل دوستاں بر خوری  
 کہ ناواں کند حیف بر خوشین  
 کہ بر زیر دستاں نگیرد سخت  
 خذر کن ز نالیدنش بر خدائے  
 بہ پیکار خون از مسامے سیار  
 نیرزد کہ خونے چکد بر زمین

مروت نباشد بر افتادہ زور  
 رحمت و رحمت است اگر زوری  
 بہ بیرحمی از بیخ و بارش مکن  
 کساں بر خورند از جوانی و بخت  
 اگر زیر دستے در آید ز پائے  
 چو شاید گرفتن بہ نرمی دیار  
 بردمی کہ ملک سر لرزمیں

### حکایت

بس چشمہ بر بہ سنگے نوشت  
 بر فتنند چون چشم بر ہم زدند  
 ولیکن نبردند با خود بگور  
 مر نجانش کوراہیں غصہ لبس  
 بہ از خون او گشتہ در دانت

شنیدم کہ جمشید فوج برشت  
 بریں چشمہ چون بایسے دم زدند  
 گرفتند عالم بردمی و زور  
 جو بردمنے با شدت دسترس  
 عدو زندہ سرگشتہ پیرانت

## حکایت و زشناختن ملوک دوست و دشمن را

ز لشکر جدا ماند روز شکار  
 بدل گفت دارے فرخندہ کیش  
 زدورش بدوزم بہ تیر خدنگ  
 کہ درخانہ باشد گل ازخار پاک  
 بیکدم وجوش عدم خواست کرد  
 کہ دشمن نیم درہلاکم مکوش  
 بخدمت دریں مرغزار اندرم  
 بخندید وگفت لے نکو ہیڈر لے  
 وگر نہ زہ آورده بودم بگوش  
 نصیحت ز ستم نشاید نہفت  
 کہ دشمن نداند شہنشاہ دوست  
 کہ ہر کہترے را بداند کہ کیست  
 زخیل و چرا گاہ پر سیدہ  
 نمیدانیم از بد اندیش باز

شنیدم کہ دارے فرخ تبار  
 دواں آمدش گلہ بانے پیش  
 اگر دشمن است این کہ آبد بچنگ  
 بصحرادر از دشمنان وارباک  
 کمان کیانی بزہ راست کرد  
 بر آورد و چوپان بیدل خروش  
 سن آنم کہ اسباں شہ پرورم  
 ملک را دل رفتہ آمد بجائے  
 ترا یا ورمی کرد فرخ سردش  
 نگہبان مرع بخندید وگفت  
 نہ تہم بیرنجم و درائے نکوست  
 چنانست درہتری شرط زبست  
 مرا بار ہا در حسد دیدہ  
 کفوت بہ مہر آدم پیش باز

کہ اسے بروں آرم از صد ہزار  
 تو ہم گلہ خویش واری پھائے  
 نگو بیش گفت و نگو ہش نگر و  
 بیاید نوزست این نصیحت بدل  
 کہ تدبیر شاہ از شبان کم بود

تو انم من لے نامور شہریار  
 مرا گلہ بانی بقل است و رائے  
 چو دارا شنید این حکایت ز مرد  
 ہمیرفت و میگفت در خود نخل  
 وراں تخت و ملک ز خلل غم بود

## گفتار اندر نظر پادشاہان و در حق رعیت

بکیوان برت کلاہ خواہ گاہ  
 اگر داد خواہے بر آرد خروش  
 کہ ہر جور کو میکند جور تست  
 کہ دہقان نادان کہ سگ بے درہ  
 چونغت بدست است فتحے تکین  
 نہ رشوت ستانی و نہ عشوہ وہ  
 طمع بگسل و ہر چہ دانی بگوئے  
 ازاں نیست مطامع را ہی

تو کہ بشنوی نالہ داد خواہ  
 چنان خوب کا یہ فغانت بگوش  
 کہ نالہ ز ظالم کہ درد ورتست  
 نہ سگ و امن کاروانی درید  
 دلیر آدمی سعد یا در سخن  
 بگو آنچه دانی کہ حق گفتہ بہ  
 طمع بند و دفتر ز حکمت بشوئے  
 طمع را سہ حرف است ہر سہ ہی

## حکایت در تحریص بر کام بر آرمی مساکین

<p>خبر یافت گردن کشتی در عراق      تو هم بر درے، مستی آمیدو      دل در دمنداں بر آور ز بند      پریشانے خاطر دا خواه      تو خفته خنک در حرم نیروز      ستانده دا دواں کس خداست</p>	<p>که میگفت مسکینے از زیر طاق      پس امید بر در نشیناں برادر      که هرگز نباشد دولت در بند      براند از د از مملکت پادشاه      غریب از بروں گو بگر با بسوز      که نتواند از پادشاه دا خواهست</p>
---	--

## حکایت در معنی شفقت ملوک پیشین بر مسکینان

<p>یکے از بزرگان اہل تیسرے      کہ بودش بیگینے بر انگشتری      بشب گفستی آں جرم گیتی فروز      فضا را در آمد یکے خشک سال      چو در مردم آرام و قوت ندید</p>	<p>حکایت کند ز ابن عبد العزیز      فرو مانده در قمتیش جوہری      درے بود در روشنائی چو روز      کہ شد بدر سیائے مرم بلال      خود آسوده بودن مرمت ندید</p>
--	--

<p>کیش بگذرد آب نوشین مخلوق      کہ رحم آمدش بر غریب یتیم      بدرویش و مسکین و محتاج داد      کہ دیگر بدست نیاید چنان      بعارض فرو میدویش جو شمع      دل شہری از ناتوانی فگار      نشاید دل خلق اندوہگین      گزیند بر آسایش خویش تن      بشاوی خویش از غم دیگران      نہ پندارم آسودہ حسد فقیر      بخسند مردم بآرام و ناز      اتابک بو بکر بن سعد راست</p>	<p>چو بیند کس ز ہر در کام خلق      بفرمود بفرود خندش بسیم      بیک ہفتہ نقدش بتاراج داد      فتاوند دروے ملامت کناں      شنیدم کہ میگفت و باران دمع      کہ زشت است پیرایہ بر شہر یار      مرا شاید انگشتری بے نگین      خاک آنکہ آسایش مردوزن      نکرند رغبت ہنر پروران      اگر خوش بخسند ملک بر سریر      و گر زندہ دارد شب دیر باز      بحمد اللہ این سیرت در راہ راست</p>
--	---

## حکایت اتابک حوم تکلی بن زنگی رحمۃ اللہ علیہ

کہ چون تکلی تخت زنگی نشست  
 سلق بزرگ خود ہمیں بو و بس

در اخبار شامان پیشینہ هست  
 بدورانش از کس نیاز ز کس

<p>کہ عمرم بسر رفت بجا صلے  نبرد از جہاں دولت الآفقیر  کہ در یام این بجزوئے کہ ہست  پہ تندی بر آشفٹ کائے تگلکس  پہ بسیج و سجادہ و دلق نیست  با خلاق پاکیزہ در ویش باش  ز طامات و عومئی باں بستہ دار  کہ اصلے ندارد دم نے قدم  چینس خرقہ زیر قبادا شتند</p>	<p>چینس گفت یکرہ بصاحب دلے  چو مے بگذرد ملک جاہ و سریر  پہ خواہم بہ کنج عبادت نشست  چو بشنید دانائے روشن نفس  طریقت بجز خدمتِ خلق نیست  تو بر تخت سلطائے خویش باش  بصدق و ارادت سیاں بستہ دار  قدم باید اندر طریقت نہ دم  بزرگاں کہ نقد صفا داشتند</p>
--	--

## حکایت

<p>ہر نیک مردی ز اہل علوم  جنائیں قلعہ و شہر با من نہاند  پس از من شود سرور انجمن  سرست مری جہدم بتافت  کہ از غم بہ فرسود جان و تنم</p>	<p>شنیدم کہ بگریست سلطان روم  کہ پایا تم از دست دشمن نہاند  بے جہد کردم کہ فرزند من  کنون دشمن بد گہر دست یافت  چہ تدبیر سازم چہ درماں کنم</p>
---	--

بریں عقل و ہمت بباہر گریست  
 کہ از عمر بہتر شد و بیشتر  
 چو رفتی جہاں جائے دیگر کس است  
 غم او مخور کہ غم خود خورد  
 گر فتن بہ شمشیر و بگذاشتن  
 باندیشہ تدبیر رفتن بساز  
 ز عہد فریدوں وضحاک و جم  
 نماند بجز ملک ایزد تعال  
 کہ گیتی ہیں جائے جاویدست  
 پس از بے بچندے شو پائمال  
 دما دم رسد تختش بر رواں  
 تو ان گفت با اہل دل کو بماند  
 کہ بیشک بد کامرانی خوری  
 سنازل بمقدار احسان دہند  
 بدرگاہ حق منزلت بیشتر  
 نیا بدھے مزد ناکردہ کار  
 تنوے چنیں گرم نانے نہ بست

بر آشفست و اناکہ ایس گر حسیست  
 ولایت چہ باشد غم خویش خورد  
 ترا ایس قدر تا بمانی بس است  
 اگر ہوش منداست و گر بے خورد  
 مشقت نیرزد جہاں دانش  
 بریں پنجروزہ اقامت ساز  
 کراوانی از خسروان عجم  
 کہ در تخت و ملکش ناید زوال  
 کراجا و دوان ماندن امینست  
 کرا سیم و زر ماند و گنج و مال  
 وز آں کس کہ خیرے بماندراں  
 بزرگے کز و نام نیکو بماند  
 الا تا درخت کرم پروری  
 کرم کن کہ فردا چو دیواں نہند  
 یکے را بسعیش قدم پیشتر  
 یکے باز پس خائون و شر سار  
 بہل تا بنداں گز پشست

کہستی بودم ناگاشتن	ندانم کہ غلہ برداشتن
گفتار پادشاه بید او گروز اہد	
<p>گرفت از جہاں کنج غامی مقام  بکج قناعت فرورفتہ پائے  ملک سیرت آدمی پوست بود  کہ درے نیامد بدر ہاسرش  بدر یوزہ از خوشنتن ترک آرز  بخواری برگرداندش وہ بدہ  یکے مرزبان شمشکار بود  بسرنجکی پنجہ بر تافتے  ز تلخیش رے جہانے ترش  بروند نام بدش درد یار  پس چرخہ نفرس گرفتند پیش  نہ بینی لب مردم از خندہ باز  نکرے خدا دوست درے نگاہ</p>	<p>خرد مند مے در اقصائے شام  بصبرش در آن کنج تاریک جائے  تندیم کہ نامش خدا دوست بود  بزرگان نہاوند سر بردش  تتا کند عارف پاکباز  چو ہر ساعتش نفس گوید بدہ  در آن مرد کیس پیر مشیار بود  کہ ہر ناتواں را کہ دریافتے  جہاں سوز و ہر حمت بخیرہ کش  گردے برفتند از ان ظلم و عار  گردے بماندند سکین ریش  ید ظلم جائیس کہ گردد دراز  بیدار شیخ آمدے گاہ گاہ</p>

<p>             بہ نصرتِ زمین درکشِ رویِ سخت              ترا دشمنی با من از ہر چہ است              بعزتِ ز درویش کمتر نیم              چنان باش با من کہ باہر کہے              بر آشت گفت ای ملک گوشدار              ندارم پریشانے خلقِ دوست              نہ پندارست دوستدارِ منی              مکن آنکہ دار و خدا دشمنست              نخواہد شدن دشمنِ دوستِ دوست              کہ خلقے بخسیند از و تنگدل         </p>	<p>             مانکِ نوبتی گفتش ای نیک بخت              مرا با تو دانی سردوستی است              گرفتیم کہ سالارِ کشورِ نیم              گویم افضیلتِ نہم بر کہے              شنید این سخن عابدِ ہوشیار              وجودت پریشانے خلقِ ہست              تو با دوستدارانِ من دشمنی              گرازدت ہے دوستی با منست              خدا دوست را گرد نزدیکت              عجب دارم از خوابِ سنگدل         </p>
--	---

الا گر ہنزداری و عقل و ہوش  
 بفضل و ترحم میان بند و کوش

## گفتار نگاہِ داشتنِ خاطر و ویشاں

<p>             کہ بر یکِ نمطے نماںد جہاں              کہ گردست یا بدہر آید ہیچ         </p>	<p>             ہزار و ہندی مکن بر کہاں              سر پہنچد نا تو اس بر پہنچ         </p>
--	---

کہ عاجز شوی گرد رآئی ز پائے خزینہ تہی بہ کہ مردم ہر پنج کہ افتد کہ در پائش آفتی بے کہ روزے تو انا تر از وی شود کہ بازوئے ہمت بہ از دست زور کہ دندان ظالم بخواہند کند چہ داند شب پاساں چوں گذشت نسوزد ویش بزیر پشت زیش چو آنا وہ مہنی چرا ایستی	بہر گفتمت پائے مردم ز جابے دل دوستان جمع بہتر کہ گنج بیند از در پائے کار کسے تخل کن لے ناتواں از قوی بہمت بر آراز ستیزندہ شور لب خشک مظلوم را گویند بہانگہ ز لب خواجہ بیدار گشت خور و کاروانی غم بار خویش گر فتمت کز آفتا و گان ایستی
--	---

برنیت بگویم یکے سر گذشت  
کہ سستی بود زیں سخن در گذشت

## حکایت

چنان تھما سالے شد اندر مشق چنان آسماں بر زمیں شد بخیل نخو شید سر چشمہاے قدیم نماند آب جز آب چشم یتیم	کہ یاران فراموش کردند عشق کہ لب تر نہ کردند زرع و نخیل نماند آب جز آب چشم یتیم
---	--

<p> اگر بر شدے دوے از رونے  قوی باز واکست در مانده سخت  ملخ بوستان خورد و مردم بلخ  از و مانده بر استخوان پستے  خداوند جاہ و زر و مال بود  چه در ماندگی پشت آمد بگوشے  چو دانی و پرسی سوالت خلاست  مشقت بعد نهایت رسید  نہ بر میرود و و فریاد خواں  کشد نہ ہر جائیکہ تریاک نیست  تراہست بطراز طوفان چہ کج  نگہ کردن عالم اندر سفید  نیاساید و دستا نش غریب  نغم بے نوایان دلم خستہ کرد  نہ بر عضوم و م نہ بر عضونویش  چو ریشے بینم ہلرز و تسم  کہ باشد بہ پہلوے بہار است </p>	<p> ہوئے بجز آہ ہوہ ز نے  چو درویش بے برگ یدم درخت  نہ بر کوہ سبزہ نہ در باغ شخ  دراں حال پیش آدم دوستے  شگفت آدم کو قومی حال بود  بد و گفتم لے یار فرخندہ خوے  بخندید بر من کہ عقلت کجاست  نہ بینی کہ سختی بغایت رسید  نہ باراں ہے آید از آساں  بد و گفتم آخر ترا ہاک نیست  گرازیستی دیگرے شد ہلاک  نگہ کرد و نجیدہ در من فقیہ  کہ مردار چہ بر ساحل استامبولیق  من از بینوائی نیم روی زرد  نخواہم کہ بیند خردمند ریش  بجہ اللہ ارچہ ز ریش اینم  متغص بود عیش آن تندرت </p>
---	---

چو بینم کہ درویش مسکین نخورد یکے را بنزداں درش دوستان	بکام اندر ملقمہ زہر است و درو کجا ماندش عیش و ر بوستان
--	---

## حکایت

شب دوو خلق آتشے بر فروخت یکے شکر گفت اندراں خاک دوو چہ اندیدہ گفتش اسے ہوا ہوس پسندی کہ شہرے بسوزد و نیار بجز سنگدل کے کند سداہ تنگ توانگر خود آں لقمہ چوں مے خورد گر تند رست است رنجور دار سبک پئے چو یاراں بنزل رسند دل پا دشما ہاں شود بار کش اگر در سرے سعادت کس رست ہینت بسند است اگر بشنوی	شنیدم کہ بغداد نیچے بسوخت کہ دکان ماراگزندے نیو تر خود غم خویش تن بود ہوس وگر چہ سرایت بود بر کنار چو بیند کساں بزرگم بستہ سنگ چو بیند کہ درویش خوں میخورد کہ مے پیچد از غصہ رنجور دار بخسید کہ واما نذگان در پس اند چو بیند در گل خرخار کش زگفتار سعدش حرفے بس است کہ گر خار کاری سن ندوری
--	---

# نصیحت

کہ کروند برزیر دستاں ستم  
 نہ آن ظلم پر روستائی بماند  
 جہاں ماند او با مظالم ہرفت  
 کہ در سایہ عرش دارد مقر  
 و ہد خسرو عادل و نیک اے  
 نہد ملک در پہنچہ ظالمے  
 کہ خشم خداست بیدادگر  
 کہ زائل شود نعمت تا پاس  
 کہ در شکر نعمت شود ہر مزید  
 باملے و ملکہ رسی بے زوال  
 پس از پادشاہی گدائی کنی  
 چو باشد ضعیف از قوی ہرکش  
 کہ سلطان شبانست عامی گلہ  
 شان نیست گر گاست فریاد ازو

خرداری از خسروان عجب  
 نہ آن شوکت و پادشائی بماند  
 خطا ہیں کہ بردست ظالم ہفت  
 خنک روز محشر تن دادگر  
 بقوے کہ نیکی پسند و خدائے  
 چو خواہد کہ ویران کند عالی  
 سگالند از و نیکرداں خذر  
 بزرگی از و داں و منت شناس  
 نہ خود خواندہ در کتاب مجید  
 اگر شکر کردی بریں ملک مال  
 و گر جور در پادشاہی کنی  
 حرام است بر پادشہ خواب خوش  
 سیا زار عامی بیک خرد لہ  
 چو پر خاش بیند و بیداد ازو

<p>که با زیر دستاں جفا پیشه کرد نگو باش تا بد نگوید کست</p>	<p>بد انجام رفت و بد اندیشه کرد بخوای که نفرین کنند از پست</p>
---	--

## حکایت دو برادر ظالم و عادل

<p>برادر دو بودند از یک پدر نکور و سئ و انا و شمشیر زن طلبکار جولان و نادار و یافت بهر یک پسران نصیب بداد به پیکار شمشیر کین بر کشند بجا آفرین جان شیرین سپرد و فاقش فرو بست دست عمل که بجد و مر بود گنج و سپاه گر فتند هر یک کج گراه پیش یکه ظلم تا مال گرد آورد درم داد و تیمار درویش کرد شب زهرور ویش شجانه ساست</p>	<p>شنیدم که در مرز از باختر سپهدار و گردنکش و پیلتن پدر هر دو را سه کین مرد یافت برفت آن زین راد و شمت نهاد سبادا که بر یکدگر سد کشند پدر بعد از آن روز گالای شمرد اجل بگسلاندش طناب امل مقرر شد آن مملکت برو شاه بحکم نظر در به افتاد خویش یکه عدل تا نام نیکو برد یکه عاطفت سیرت خویش کرد بنا کرد و نام داد و لشکر نواخت</p>
---	--

<p>چنان که خلایق بهنگام عیش چو شیراز در عهد بو بکر سعد که شاخ امیدش برونند باد پسندیده پی بود و فرخنده نوحه شناگوشی حق با مداد ان و شام که شه دادگر بود در ویش سیر نگویم که خارے که برگ گلے نهادند سر بر خطش سرور راں ببغض و بر مرد و هفتاں خراج بلا ریخت بر جان بیچارگان حقیقت که او دشمن خویش بود خردمند داند که ناخوب کرد پراگنده لشکر از عاجزی که ظلم است در بوم آں بی هنر زراعت نیامد رعیت بسوخت بنا کام دشمن بر دست یافت سبب دشمن و یارش بکند</p>	<p>خزاین تهی کرد و پیر کرد جیش بگرو و شد بانگشاد و جوی و عد خدیو خردمند فرخ نهاد حکایت شنو کودک نام چوئے ملازم بدلداری خاص عام در آں ملک قارون بر فتنه دلیر نیامد در ایام او بر دلی سر آمد بتا مید ملک از سران و گرخواست کافروں کند خستج اطع کرد و در مال بازار گان نگویم که بدخواه در ویش بود بامید بیشی نداد و نخورد که تا جمع کرد آں راز گریزی شنیدند بازار گانان خبر بریدند از آنجا خرید فروخت چو اقبالش از دوستی سربافت ستیز فلک بیخ بارش بکند</p>
---	---

<p>خارج از کہ خواہد چو در ہماں گنجت کہ باشد دعائے بدش در قفا نکرد آنچه نیرکانش گفتند کن تو بر خور کہ بیداگر بر بخورد کہ در عدل بود آنچه در ظلم جست</p>	<p>و فادر کہ جوید چو پیمان گنجت چہ نیکی طمع دارو آں بے صفا چو بختش نگوں بود در کاف کن چہ گفتند نیرکان بر آں نیکرد گمانش خطا بود تدبیر سست</p>
--	---

### حکایت

<p>خداوند بستان نگہ کرد و دید نہ با من کہ بانفس خود میکند ضعیفان بیفکن بکتف قومی کہ ابے کہ پیشت نیز زد جوے مکن دشمن خویش من کہ ترے بگیر و بکین آں گداد امن کہ گر بفگندت شومی شمر سار بیفادان از دست افناوگان بفرزانگی تاج پروند و تخت</p>	<p>یکے بر سر شاخ و بن سے برید بگفتا کہ ایس شخص بد میکند نصیحت نجات است اگر بشنوی کہ فردا بد اور برو خسروے چو خواہی کہ فردا شومی مہترے کہ چوں بگذرو بر تو این سلطنت مکن نیچہ از ناتوانان بدار کہ زشت است در چشم آزادگان بزرگان روشن دل و نیک بخت</p>
---	---

بدنبالہ راستاں کج مرو  
وگر راست خواہی سعادی شنو

## صفت جمعیت اوقات درویش راضی

<p>کہ امین تر از ملک درویش نیست حق این است صاحب دلاں بشنوند ملک ہم بقدر جہاںے خورد چنان خوشن نچسپد کہ سلطان شام برگ ایس دوانہ سر بدر میرود چہ آں را کہ برگردن آمد خراج وگر تنگدستی بزندان راست نے شاید از یکدگرشان شناخت</p>	<p>گو جہاںے از سلطنت باش نیست بسکسار مردم سبکتر روند تہیدست تشوایش نامانی خورد گدرا را چو حاصل شو نان شام غم و شادمانی بسرے رود چہ این را کہ بر سر نہادند تاج اگر بسر فرازے کیوان برات در آں دم کا جل بر سر ہر دو تہات</p>
--	--

## حکایت عابد و کلمہ بوسیدہ

سخن گفت با عابد کلمہ	شنیدم کہ یکبار در دجلہ
----------------------	------------------------

<p>بسر بر کلاہ مہی داشتتم گر قسم بازو سے دولت عراق کہ ناگہ بخوردند کرمان سرم کہ از مردگان پیرت آید بگوش</p>	<p>کہ من فر فرماندہی داشتتم پہرم مدد کرد و نصرت فاق طبع کردہ بودم کہ کرمان خورم بکن پنبہ غفلت از گوش موش</p>
---	--

## گفتار در نکو کاری و بد کاری و انجام آل

<p>نور زد کسے بد کہ نیک آیدش چو کز دم کہ در خانہ کمتر رود چنین جوہر و سنگ خارا کیست کہ نفع است در آہن سنگ رو کہ برے فضیلت ہو سنگ را کہ دوز آدمی زاوہ بد بہ است نہ انسان کہ در مردم افتد چو کہ امش فضیلت برود برداب پیادہ بر وزو بر رفتن گرد کز و نرمن کام دل برداشت</p>	<p>نکو کار مردم نباشد بدش شرا نیکتر مردم سوئے شر رود اگر نفع کس در نہاد تو نیست غلط گفتم ای یار شایستہ خوے چنین آدمی مردہ بہ ننگ را نہ ہر آدمی زاوہ ازو بہ است بہ است از دو انسان حب خرد چو انسان نداند بجز خورد و خواب سوار نگوں بخت و بے راہ کسے دانہ نیکردی نہ کاشت</p>
---	--

نہ ہرگز شنیدیم در عمر خویش کہ یہ مردم در انیسکی آمد بہ پیش

## حکایت سرہنگ مردم آزار

گر از سے بچا ہے در افتادہ بود  
بد اندیش مردم بجز بد ندید  
ہمہ شب فریاد وزاری مخفت  
تو ہرگز رسیدی بفریاد کس  
ہمہ تخم نامردمی کاشتی  
کہ بر جان ریشہ نہد مہے  
تو مارا سے چاہ کندی بہ راہ  
دو کس چو کنند از پئے خاں عالم  
یکے تا کند تشنہ را تا زہ حلق  
اگر بد کنی چشم نیکی مدار  
نہ پندارم سے در زواں گشتہ جو  
وزخت ز قوم اربجان پوری  
رطب ناورد چوب خرز بہر باد  
کہ از ہول او شیر ز مادہ ہو  
بینفاد و حاجز ترا از خود ندید  
یکے بر سرش کوفت سنگے و گفت  
کہ سے خواہی امروز فریادس  
بہیں لاجرم ہر کہ برداشتی  
کہ دلہا ز ریشہ بنا لہے  
بس لاجرم در فساد می بہ چاہ  
یکے نیک محضہ و گزشت نام  
دگر تا بگردن در افتند خلق  
کہ ہرگز نیارد گز انگور بار  
کہ گندم ستانی بوقت ورود  
پندار ہرگز کز و بر خوری  
چو تخم انگنی بر ہماں چشم دار

## حکایت حجاج بن یوسف و مرد حق گوئے

<p>             کہ اکرام حجاج یوسف نہ کرد              کہ حجاج را دست حجت بہت              کہ نطعش بیند از خویش بریز              ہر خاش در ہم کشد رے را              عجب ماند سنگین دل تیز رے              ہر سید کین خندہ و گریہ چست              کہ طفلان بیچارہ دارم چہار              کہ مظلوم رفتہ نہ ظالم خجاک              چہ خواہی ازیں پیر از دست دار              روانیست خلقیہ بیکبار کشت              ز خردان اطفالش ندیشہ کن              کہ بر خاندانہا پندی بدی              کہ روز پس آیدت خیر پیش              زد و ددل صبحگاہش ترس         </p>	<p>             حکایت کنند از یکے نیک مرد              بسودا چنان برے افتاند دست              بسر رنگ دیوان نگہ کرد تیز              چو حجت نماذ جفا جوئے را              بخندید و بگریست مرد خدے              بہویدش کہ خندید و دیگر گریست              بگفتا ہے کہ ہم اندر روزگار              سے خندم از لطف یزدان پاک              یکے گفتش اے نامور شہریار              کہ خلق بد و تکیہ دارند و پشت              بزرگی و عفو و کرم پیشہ کن              مگر دشمن خاندان خود می              بیند او و لہا بداع تو ریش              بخت است مظلوم ز آہش ترس         </p>
--	---

<p>بر آرد ز سوز جگر یار بنے          بر پاک ناید ز تخم پلید          کہ باشد ترا نیز در پرده تنگ          چو باکو دکان بر نیانی بهشت          ز فرمان داور کہ داند گر سخت          بخواب مدونید در ویش گفت          محقوبت برو تا قیامت بماند</p>	<p>ترسی کہ پاک اندرونے شبے          نہ ابلیس بد کرد نیکی بدید          مدد پرده کس ہنگام جنگ          مزن بانگ بر شیر مردان درشت          شنیدم کہ نشید و خوش بر سخت          بزرگے در آن فکر آں شب سخت          نے بیش ہر من سیاست تراند</p>
---	---

## حکایت

<p>تکھدار پند خرد مند را          کہ یکروز افتد بزرگی ز سر          کہ رونے پلنگیت بر ہم درد          دل زیر دستان ز من زبجہ بود          انگر دم دگر زور بر لاغراں</p>	<p>یکے پند مے داد فرزند را          کمن جو ز بر خرد گاں ام پسر          نے ترسی لے گرگ ناقص خرد          بخرد می درم زور سر پنجہ بود          بخورد مے کشت زور آوراں</p>
---	--

## گفتار اندر نواختن رعیت و رحمت بر افادگان

الاتا بہ غفلت نخپسی کہ نوم  
غم زبردستان بخور زینہار  
نصیحت کہ خالی بود از غرض  
حرام است بر چشم سالار قوم  
بترس از زبردستی روزگار  
چو دارے تلخ است دفع مرض

## حکایت ہمیں معنی

یکے را حکایت کنند از ملوک  
پچانند در انداخت ضعف جسد  
کہ شاہ ارچہ بر عرصہ نام آورست  
ندیدے زمین ملک بوسہ داد  
دریں شہر مردے مبارک دم است  
نبرد پیشش بہات کس  
زفت است ہرگز بروناصواب  
کہ ہمارے رشتہ کردش چو دوک  
کہ مے بڑو ہرزہ بردستان حسد  
چو ضعف آندا ز بیدتے کتر است  
کہ عمر خداوند جاوید باد  
کہ در پارسیان چنوںے کم است  
کہ مقصود حاصل نشد نفس  
دل روشن و عوٹش مستجاب

<p>         کہ رحمت رسد ز آسماں بزمیں          بخوانند پیر مبارک قدم          کہ در رشتہ چوں سوز نمائے بند          بہ تند می برآورد با لگت ارشت          بہ بخشا و بخشایش حق نگر          اسیرانِ مظلوم در چاہ بند          کجا بینی از دولت آسائش          پس از شیخ صالح دعا خاستن          دعائے ستم دیدگان در پیت          ز خشم و نجالت برآمد بہم          چہ رنجم حق است اینکہ درویش گفت          بفرمائش آزاد کردند زود          بد اور بر آورد دست نیاز          بجنگش رفتی بصلحش بہاں          کہ رنجور افتادہ بر پائے جست          چو طاؤس کو رشتہ در پانید          فشانند دپائے وزیر سرش       </p>	<p>         بخوان تا بخواند دعائے بریں          بفرمود تا مہترانِ خدم          بگفتا دعائے کن لے ہونمند          شنید این سخن پیر خم کردہ پشت          کہ حق مہربان است برداگر          دعائے منت کے شود سود مند          تو نا کردہ بر خلق بخشائش          بباست عذر خطا خواستن          کجا دست گیر و دعائے دیت          شنید این سخن شہر یار عجم          برنجید و پس بان دل خویش گفت          بفرمود تا ہر کہ در بند بود          بہاں ندیدہ بعد از دو رکعت نماز          کہ لے بر فرازندہ آسماں          ولی بچناں بڑ عادت دست          تو گفتی ز شادی نخواہد پرید          بفرمود گنجینہ گوہر شش       </p>
--	---

حق از بہر باطل نشاید نہفت مرد بر سر شتہ بار دیگر چہ چو بارے فناوی نگہداریاے	ازاں جملہ دامن بیفتانندوگفت سہاداکہ دیگر کشدرشتہ سر کہ تا بار دیگر نلغزوزجائے
---	---

ز سعدی شنو کیں سخن است است  
نہ ہر بار افتادہ بر خاست است

گفتار در بیوفائے ملک  
نعمت دنیا کہ بقاندارد

ز دنیا وفاداری امید نیست سریر سلیمان علیہ السلام خسک آنکہ باد انش و اودفت کہ در بند آسایش خلق بود نہ گرد آوریدند و بگذاشتند	جہاں لے پسر ملک جاوید نیست نہ بر باد رفتے سحر گاہ و شام باخرنیدی کہ بر باد رفت کسے زمین میاں گئے دولت ہو بکار آمد آہنا کہ برداشتند
---	--



## حکایت در تغیر روزگار و انتقال دولت

<p>سپہ تاخت بر روزگارش اجل          چون خور زرد شد پس نماند روز          کہ در طبت دیدند اروسے موت          بجز ملک فرمانده لایزال          شنیدم کہ میگفت دزدیر لب          جو حاصل ہیں بود چیرے نبود          بر فتم جو بیچارگان از سرش          جہاں از پئے خویشتن گرد کرد          کہ ہر چہ از تو ماند ریغ است ہم          یکے دست کوتاہ و دیگر دراز          کہ دہشت زبان نشن گفتن لبست          و گردست کوتہ کن از ظلم و آرز          و اگر کے بر آری تو دست از کفن          کہ سر بر ندارد می ز بالین گور</p>	<p>شنیدم کہ در مصر میر اجل          جمالش برفت از رخ دلفروز          گزیدند فرز انگان مست قوت          ہمہ تخت و ملکہ پذیرد زوال          چون زویک شد روز عمرش شب          کہ در مصر چون من عزیزے بود          جہاں گرد کردم نخوڑم بر رخ          پسندیدہ رائے کہ بخشید و خوڑ          در آں کوش تا با تو ماند تقیم          کند خواجہ بر بستر جاں گذار          در آں دم ترایے ماند بدست          کہ دستے بجود و گرم کن و راز          کنونت کہ دست است خار کن          تا بد پسے ماہ و پرویں دہور</p>
--	---

تَمَّتْ بِالْخَمْدِ



# اعلان

ہر قسم کی چھپائی رنگین و سادہ نہایت عمدہ اور ارزاں

اور وعدہ پر طبع کرنا مقصود ہو تو ذیل کے پتے پر

بذریعہ خط و کتابت یا بالمشافہ طے فرمائے

## نیچر

ایزاتی مشین پریس طابعینا رحید آباد کو













